

نصاب فارسی

حصہ دوم

برائے درجہ ہشتم

مؤلفہ

مولانا سید سبط الحسن صاحب فیاض الدرب

سابق لیکچرار فارسی وار دو۔ ایونگ کرسچین کالج جمال آباد

پبلشرز

ہند کشور اینڈ براورس۔ بنارس

نصاب فارسی

حصہ دوم

اینگلو ورنائیو لرننگس کے درجہ ہشتم کے لئے

مولفہ

مولانا سید سبط الحسن صاحب - فاضل ادب

سابق لیکچرار فارسی وارڈو - ایوننگ کرسچین کالج مالہ آباد

پبلشرز

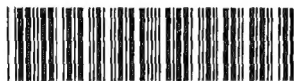
ہندو کشور اینڈ برادرز - بنارس

قیمت
۱۰

۱۹۳۳ء

حقوق محفوظ ہیں

M.A.LIBRARY, A.M.U.



PE16410

باسمہ سبحانہ

دبیاچہ

ایک عرصہ سے میرا ارادہ تھا کہ اینگلو ورنائیو لرنارس کے لئے فارسی کتاب نصاب استقرانی طرز تعلیم کے بموجب تیار کروں مگر بوجہ چنیدہ ارادہ درجہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا اب اس کی تکمیل ہندوستان اینڈ برادرز کی تحریک سے ہوئی اور موجودہ انتخاب کو ٹکسٹ بک کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کا موقع ملا اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول ساتویں درجہ کے لئے ہے اور حصہ دوم آٹھویں درجہ کے لئے۔ دونوں حصوں کے خصوصیات حسب ذیل ہیں :-

۱۔ یہ کتاب انگریزی کتب درسیہ کے نمونہ پر تیار کی گئی ہے۔ اس لئے دیگر مروجہ کتب درسی پر فوقیت رکھتی ہے۔

۲۔ اینگلو ورنائیو لرنارس میں ساتویں درجہ سے فارسی کی تعلیم شروع ہوتی ہے اور یہ مضمون چونکہ طلباء کے لئے بالکل نیا ہے اس لئے انکی استعداد کا لحاظ رکھ کر ابتدائی اسباق ایسے دلچسپ پیرایہ میں لکھے گئے ہیں جن سے طلباء کی طبیعت اس مضمون کی طرف راغب ہو۔

ب

۳۔ اس انتخاب میں قدیم مصنفین و شعرا کے علاوہ جدید مستند اہل زبان شعر اور مصنفین کے کلام کا بھی انتخاب ہے تاکہ طلباء کو جدید فارسی کے سیکھنے کا بھی موقع مل سکے۔

۴۔ سبقوں کی ترتیب میں سہمی تدریج کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے یعنی ابتدا میں آسان ہیں اور پھر تدریجاً مشکل مضامین کے انتخاب میں اس امر کا خاص طور سے لحاظ رکھا گیا ہے کہ کتاب ختم کرنے کے بعد طلباء میں اونچے درجوں کی کتاب سمجھنے کی صلاحیت اور استعداد پیدا ہو جائے۔

۵۔ اسباق اس طرح سے مرتب کئے گئے ہیں کہ قواعد فارسی کے ضروری اصول و گردان وغیرہ بغیر تعلیم قواعد ٹیکسٹ بک کے ساتھ ہی ساتھ سمجھ میں آتے جائیں اور ہر قسم کے افعال کا فرق اور استعمال ذہن نشیں ہو جائے۔

۶۔ نثر کے اسباق حکایات، نصائح، آداب و اخلاق، تذکرات تاریخی معلومات دیگر مفید امور پر مشتمل ہیں جس میں فارسی قدیم اور جدید دونوں کا انتخاب ہے۔

۷۔ نظمیں قدیم اور جدید دونوں رنگ کی ہیں جو اخلاقی اور تاریخی مضامین پر

شامل ہیں۔

۸۔ ہر سبق کے بعد مشق کے لئے سوالات دے گئے ہیں جن کے حل کرانے سے نہ صرف طلباء کی قابلیت ہی کا اندازہ ہو سکے گا بلکہ اصل سبق اور زیادہ واضح ہو جائیگا۔

۹۔ علم النفس کے اس اہم اصول کی بنا پر کہ ”ہمچسپ باتیں توجہ کو اپنی جانب

پورا پورا مائل کرتی ہیں اور اسی لئے وہ حافظ پر مستقل طور پر ثبت ہو جاتی ہیں۔ اس کتاب میں کوئی سبق ایسا نہیں رکھا گیا جو دلچسپی سے خالی ہو۔

۱۰۔ لُصَاب فارسی حصہ اول کے تین حصے ہیں پہلے حصہ میں مفرد حروف اور روزمرہ کے ضروری چھوٹے چھوٹے جملے ہیں جو قواعد و افعال کے سیکھنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ دوسرے حصہ میں متفرق جملے و مرکبات اور بیانات ہیں جن میں روزمرہ کی ضروریات کا ذکر ہے اس حصہ سے طالب علم کو فارسی میں گفتگو کرنے کی کافی مشق ہو سکتی ہے۔ تیسرے حصہ میں ضرب الامثال، لُصَاح و لطائف، حکایات اور نظمیں ہیں اس حصہ میں جدید فارسی کا کافی مواد ہے۔

۱۱۔ لُصَاب فارسی حصہ دوم کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ نثر کا ہے جس میں قدیم و جدید مصنفین کی کتب کا انتخاب ہے دوسرا حصہ نظم کا ہے اس میں بھی قدیم اور جدید شعرا کے کلام کا انتخاب ہے دونوں حصوں میں اخلاقی و تاریخی مضامین کا کافی مواد ہے۔

۱۲۔ کتاب کی کتابت و طباعت و کاغذ سرشتہ تعلیم کے مقرر قواعد کے مطابق ہے۔ اس کے علاوہ طلاب کی دلچسپی اور فائدہ کے لئے متعدد تصویریں بھی دی گئی ہیں جو کتاب کی باطنی خوبیوں کے ساتھ ظاہری حسن میں چار چاند لگا رہی ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ فارسی داں حضرات اس کتاب میں دلچسپی
 لے کر مجھ کو امتنان و تشکر کا موقع دیں گے۔
 ”ممکن ہے کہ میری یہ خدمت طلباء کے لئے مفید ثابت ہو۔“

احقر الزمن
 سید سبط الحسن

۱۵۶۔ چک الہ آباد

فہرست مضامین نصاب فارسی حصہ دوم

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
۱	انتخاب زرگستان سعدی	۱۲	۱۳	حکایت عالمی بسیار ظالم	۱۳
۲	در سیرت بادشاہان ..	۱	۱۴	۲۔ در اخلاق درویشان	۱۴
۳	حکایت یکے از ملوک خراسان	۱	۱۵	حکایت پارسا ..	۱۵
۴	حکایت سر مہنگ زادہ ..	۲	۱۶	حکایت درویش ..	۱۶
۵	حکایت یکے از ملوک عجم ..	۳	۱۷	حکایت دزدے و زابدے	۱۷
۶	حکایت بادشاہ کہ با غلام بچی	۵	۱۸	حکایت زابدے مہمان	۱۸
۷	در کشتی نشسته بود ..	۶	۱۹	بادشاہ ..	۱۹
۸	حکایت دیگر یکے از ملوک عجم	۷	۲۰	حکایت سعدی بہنگام	۲۰
۹	حکایت ہر مز ..	۷	۲۱	طفولیت ..	۲۱
۱۰	حکایت حجاج بن یوسف	۷	۲۲	حکایت پارسا ..	۲۲
۱۱	حکایت پارسائے نیک نہاد	۸	۲۳	۳۔ در فضیلت تعہت	۲۳
۱۲	حکایت درویش مبذر	۹	۲۴	حکایت دو امیر زادہ	۲۴
۱۳	حکایت بادشاہ کہ لشکر را	۱۰	۲۵	حکایت درویش قانع	۲۵
۱۴	با سختی داشتہ ..	۱۱	۲۶	حکایت طبیب حافظ	۲۶
۱۵	حکایت وزیر معزول شدہ	۱۱	۲۷	حکایت بقالی ..	۲۷
۱۶	حکایت ملک زادہ ..	۱۲	۲۸	حکایت جوانمرد ..	۲۸
۱۷	حکایت نوشیروان عادل	۱۳	۲۹	حکایت عالم ..	۲۹

نمبر	مضامین	صفحه	نمبر	مضامین	صفحه
۷	حکایت درویش	۲۲	۱۲	حکایت گاؤ	۲۶
۸	حکایت حاتم طائی	۲۲		انتخاب از عیار دانش	
	۴- در آداب صحبت			فوائد یکدل بودن بادوشن	
۳۸-۱	حکم و اقوال و پند بای خوب	۲۵-۲۵	۱	حکایت مطوقه وزیرک	۴۰-۴۰
	انتخاب ز بهارستان جامی			انتخاب از رقصات عالمگیری	
	روضة هشتم در حکایات		۸-۱	رقعات	۶۲-۶۱
۱	حکایت روباه	۳۶		انتخاب از تاریخ زینت الزمان	
۲	حکایت کثردم	۳۶		مرزا محمد شیرازی	
۳	حکایت موش	۳۸		ذکر بادشاهی فردوس مکانی	
۴	حکایت روباه	۳۹	۱	نظیرالدین محمد بابر بادشاه	۶۸-۶۵
۵	حکایت روباه دیگر	۴۰		ذکر سلطنت جنت مکانی	
۶	حکایت شتر	۴۱	۲	نورالدین جهانگیر بادشاه	۸۱-۶۹
۷	حکایت سگ	۴۲		انتخاب از کتب	
۸	حکایت کبوتر	۴۲		جدیده ایران	
۹	حکایت کبختک	۴۳		مکالمات	
۱۰	حکایت سگ	۴۴		تعلیمات در نیه	۸۵-۸۲
۱۱	حکایت روباه بچه	۴۵		تاریخ	۹۱-۸۵
۱۲	حکایت زنبور	۴۵	۱		
۱۳	حکایت مور	۴۶	۲		

مبهر	مضامین	صفحه	مبهر	مضامین	صفحه
۱۲-۱۱	حکایت در اخلاق پیغمبران	۱۱		انتخاب از روضه حکم	
۱۳-۱۲	گفتار اندر احسان یا مروت	۱۲		محمود طرزی	
	نیک و بد				
۱۳-۱۳	حکایت پدر مسک و پسر	۹۴-۹۲		تراپان چه بود و چه شد	۱
	جوانمرد	۱۳		حصه نظم	
۱۵-۱۴	حکایت اندر راحت	۱۴		انتخاب از بوستان سعدی	
	رسانیدن همسایگان				
۱۸	حکایت	۱۵	۲-۱	دیا چه	۱
۱۹	حکایت	۱۶	۳-۲	در عدل و راستی و تدبیر	۲
۱۶-۱۴	حکایت در معنی احسان	۱۷	۴-۳	جهان داری	۳
	با خلق خدا			حکایت	۴
۱۸-۱۶	حکایت	۱۸	۵	حکایت	۵
۱۹-۱۸	گفتار اندر جوانمردی و شمره آن	۱۹	۶-۵	حکایت	۶
	حکایت در معنی صید کردن		۸-۷	گفتار	۷
۱۹	دلها با احسان	۲۰	۸	در معنی نیکوکاری و بدکاری	۸
۲۰-۱۹	حکایت دختر حاتم	۲۱	۱۰-۹	و عاقبت آن	۹
	در روزگار پیغمبر			حکایت	۱۰
۲۱-۲۰	حکایت در آزاد مردی حاتم	۲۲	۱۱-۱۰	گفتار اندر لواحقین یتیمان	۱۱
	و ذکر پادشاه اسلام		۱۱	و رحمت رحالت ایشان	۱۲
				حکایت در شمره نیکوکاری	۱۳

نمبر	مضامین	صفحه	نمبر	مضامین	صفحه
۲۳	حکایت در حکم پادشاهان	۲۲-۲۱	۱	انتخاب زینتونی مولانا روم	۲۰-۳۹
۲۴	حکایت توانگر سفره دوش	۲۲-۲۲	۱	اخلاص عمل	۲۰-۳۹
۲۵	صاحب دل	۲۳	۱	انتخاب زینتونی تحفه الاحرار	۲۰
۲۶	گفتار اندر دل داری خلقت	۲۳	۱	ملا عبد الرحمن جامی	۲۰
۲۷	تأیر سند بابل دلی	۲۳-۲۲	۱	محویت	۲۰
۲۸	گفتار اندر نظر در صنع باری تعالی	۲۵-۲۴	۱	انتخاب از منظومات	۲۰
۲۹	گفتار اندر رعیت شمر دی قوت	۲۵-۲۴	۱	جدیده ایران	۲۰
۳۰	جوانی پیش از ضعف پیری	۲۵-۲۴	۱	تشویق علم	۲۲-۲۱
۳۱	انتخاب از شاهنامه فردوسی	۲۵-۲۴	۱	حسن اخلاق	۲۲-۲۲
۳۲	نبرد رستم با سهراب	۲۶-۲۵	۱	سه برادر	۲۳
۳۳	کشتی گرفتار رستم و سهراب در بابل	۲۶-۲۵	۱	ترانه وطن	۲۴
۳۴	یا فتن رستم از دیو چار	۲۶-۲۵	۱	آفتاب عالم تاب	۲۵
۳۵	کشته شدن سهراب بدست رستم	۲۶-۲۵	۱	رباعیات	۲۶
۳۶	انتخاب از کلیات شیخ علی خزین	۲۶-۲۵	۱	شیخ علی خزین لطیفی	۲۶
۳۷	در صفت مملکت بهشت نشان	۲۶-۲۵	۱	امامی خلیفانی - مبتنی - سیدی	۲۶
۳۸	ایران	۲۶-۲۵	۱	رباعیات عمر خیام	۲۶
۳۹	در توصیف دار السلطنه اصفهان	۲۶-۲۵	۱		
۴۰	در صفت خاموشی	۲۶-۲۵	۱		



سجلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخاب از گلستان سعدی

۱- در سیرت بادشاهان

۱- حکایت - یکے از ملوک خراسان سلطان محمود
سبکتگین را بخواب دید کہ جملہ وجود اور بخت بود
و خاک شدہ - مگر چشمانش کہ همچنان در چشم خانہ ہی
گردید و نظر می کرد - سائر حکما از تاویل آن فردمانند
مگر در ویستے کہ بجا آورد و گفت - هنوز نگران ست
کہ ملکش بادگران ست

بس نامور بر زیر زمین دفن کردہ
آن پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک
زندہ است نام فرخ نوشیروان بخت
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار

کمز ہستیش بروے زمین بر نشان نما
خاکش چنان بخور و کز و استخوان نما
گرچہ بے گذشت کہ نوشیروان نما
زان پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نما

۲۔ حکایت۔ سرہنگ زادہ را دیدم بر در سراے
اغلبش کہ عقل و کیاست و فہم و فراستے زاید الوصف داشت
ہم از عمدی خردی آثار بزرگی در ناصیہ او پیدا۔

فرد

بالائے سرش زہوشمندی سے تافت ستارہ بلندی
فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد کہ جمال صورت و کمال معنی
داشت و خرد منڈاں گفتہ اند تو انگری بہ دل ست نہ بہ
مال و بزرگی بہ عقل است نہ بسال ابناے جنس او بر
منصب او حسد بردند و بہ خیانتے شتم کردند و در
کشتن او سعی بے فائدہ نمودند۔ ع
دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

ملک پر سید کہ موجب خصی ایشاں در حق تو حبیب
گفت و در سایہ دولت خداوندی دام ملک ہنگنان را راضی
کردم مگر حسود کہ راضی نمی شوند الا بہ زوال نیت
سن۔ و اقبال دولت خداوندی باقی باد۔

قطعہ

توانم این کہ نیازم اندرون کہے حسود را چہ کنم کہ ز خود بہ رنج دست
بمیرتا بر ہی اے حسود کیں رنجےست کہ از شقت آن جز بمرگ نتوانی دست

قطعه

شور بختاں بہ آرزو توانند مقابل راز و آل نعمت و جاہ
 گرنہ بیند بہ روز شیرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ
 راست خواہی ہزار چشم چاں کور بہتر کہ آفتاب سیاہ
 ۳۔ حکایت - یکے را از بلوک عجم حکایت کنند کہ دست
 تطاول بر مال رعیت و راز کردہ بود و جوہر و اذیت آغاز
 تا بجائے کہ خلق از سکاید طلش بجاں آمدند و از کربت جویش راہ
 غربت گرفتند چون رعیت کم شد و ارتفاع ولایت نقصان پذیر
 خزینہ تنی ماند و دشمنان طمع کردند و از ہر طرف زور آوردند -

قطعه

ہر کہ فریاد رس روز مصیبت خواہد گو در ایام سلامت بجا نمودی کوش
 بندہ حلقہ بگوش از نوازی برود لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش
 بارے در مجلس او کتاب شاہنامہ می خواندند در زوال
 مملکت ضحاک و عہد فریدون وزیر ملک را پرسید کہ ہیج
 توان دانستن کہ فریدون کہ گنج و ملک و چشم نہ داشت
 چگونہ مملکت یرو مقرر شد گفت چناں کہ شنیدی خلق
 برو بہ تعصب گرد آمدند و تقویت کردند پادشاہی
 یافت وزیر گفت ای ملک چوں گرد آمدن خلق موجب

۲۔ حکایت۔ سرہنگ زادہ را دیدم بر در سراے
اغلیش کہ عقل و کیاست و فهم و فراست زاید الوصف داشت
ہم از عمدی خردی آثار بزرگی در ناصیہ او پیدا۔

فرد

بالائے سرش ز ہوشمندی مے تافت ستارہ بلندی
فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد کہ جمال صورت و کمال معنی
داشت و خرد منداں گفتہ اند توانگری بہ دل ست نہ بہ
مال و بزرگی بہ عقل است نہ بسال ابناے جنس او بر
منصب او حسد بردند و بہ خیانتے شتم کردند و در
کشتن او سعی بے فائدہ نمودند۔ رع
دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

ملک پر سید کہ موجب خصی ایشان در حق تو چسبیت
گفت و رسایہ دولت خداوندی دام ملکہ ہنگام را راہی
کردم مگر حسود کہ راضی نمی شوند الا بہ زوال نعمت
من۔ و اقبال دولت خداوندی باقی باد۔

قطعه

توانم این کہ نیازم اندرون کسی حسود را چہ کنم کوز خود بہ رنج دست
بمیر تا بر ہی اسے حسود کیں رنجے دست کہ از شقیات آن جز بزرگ نتوان دست

قطعه

شور بختاں بہ آرزو تو ایند
مقبلاں راز و ال نعمت و جاہ
گر نہ بیند بہ روز شیرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چناں کور بہتر کہ آفتاب سیاہ
۳۔ حکایت۔ یکے را از ملوک عجم حکایت کنند کہ دست
تطاؤل بر مال رعیت دراز کردہ بود و جور و اذیت آغاز
تا بجائے کہ خلق از مکاید ظلمش بجاں آمدند و از کربت جورش راہ
غربت گرفتند چوں رعیت کم شد و ارتفاع ولایت نقصان پذیر
خزینہ تہی ماند و دشنام طبع کردند و از ہر طرف زور آور دند۔

قطعه

ہر کہ فریاد رس روز مصیبت خواہ گو در ایام سلامت بجا نمودی کوش
بندہ خلق بگوش از نوازی برو لطف کن لطف کہ بیگانہ شود خلق بگوش
بارے در مجلس او کتاب شاہنامہ می خواندند در زوال
مملکت ضحاک و عہد فریدوں وزیر ملک را پر سید کہ هیچ
توان دانستن کہ فریدوں کہ گنج و ملک و چشم نہ داشت
چگونہ مملکت برو مقرر شد گفت چناں کہ شنیدی خلق
برو بہ تعصب گرد آمدند و تقویت کردند پادشاہی
یافت وزیر گفت اے ملک چوں گرد آمدن خلق موجب

پادشاهی است تو خلق را برای چه پریشان می کنی مگر سر
پادشاهی کردن نداری -

فرد
همان به که لشکر بجای پروری که سلطان به لشکر کند سروری
ملک گفت موجب گرد آمدن سپاه و رعیت چیست
گفت پادشاه را کرم باید تا بدو گرد آیند و رحمت تادور
سایه دولتش امین نشیند و ترا ازین هر دو یک نیست -
بنامی

نه کند جور پیشه سلطانی که نیاید ز گرگ چوپانی
پادشاهی که طرح ظلم افکند پای دیوار ملک خویش بکند
ملک را بد وزیر ناصح موافق طبع مخالف نیاید
و روی از شخص در هم کشد و به زندان فرستاد و بے
بر نیاید که بنی عم سلطان بمنازعت برخاستند و به
مقاومت لشکر آراستند و ملک پدر خواستند قوے که
از دست تظاول او بجای رسیده بودند و پریشان شده
بر ایشان گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف
او بدر رفت و بر ایشان مقرر شد -

مثنوی

پادشاه کور وادار دتم بر زبردست دوستدارش روز سختی دشمنی زور آورست
 با رعیت صلح کن و ز جنگ خصم آیین نشین زانکه شاهنشاه عادل را رعیت لشکر

فرد

غم زیر وستان بخور زینهار بترس از زبردستی روزگار
 م - حکایت - پادشاه با غلامی عجمی در کشتی نشسته بود
 و غلام هرگز دریا را ندیده بود و محنت کشتی نیازموده
 گریه و زاری آغاز نهاد و لرزه بر اندامش افتاده چندانکه ملاطفت
 کردند آرام نگرفت ملک را عیش از و منعش شد که طبع نازک تحمل
 امثال این صورت نابد و چاره ندانستند چکیه در آن کشتی بود
 ملک را گفت اگر فرمان دهمی من او را بطریق خاموش
 گردانم گفت غایت لطف و کرم باشد بفرمودن غلام
 را به دریا انداختند چند نوبت غوطه خورد ازاں پس
 سویش گرفتند و پیش کشتی آوردند و بدو دست در
 سگان کشتی آویختند چوں برآمد بگوشه نشست و قرار
 یافت ملک را عجب آمد پرسید که حکمت چه بود گفت
 از اول محنت غرق شدن نیازموده بود و قدر سلامت
 کشتی ندانسته و همچنین قدر عاقبت کسی داند که به صیبت

گرفتار آید -

قطعه

اے سیر ترانان جوین خوش نماید معشوق من است آنکه نزدیک تو زشت است
خوران بهشتی را دوزخ بود اعزاف از دوزخیان پرس که اعراف بهشت است

بیت

فرق است میان آن که یارش در بر با آن که دو چشم انتظارش بر در
۵ - حکایت - یکے از ملوک عجم رنجور بود در حالت
پیری امید از زندگانی قطع کرده ناگاه سوارے از در
در آمد و بشارت داد که فلاں قلعہ را بدولت خداوند
بکشادیم و دشمنان اسیر آمدند و سپاہ و رعیت آن طرف
به جنگی مطیع فرمان گشتند ملک نفسے سرد بر آورد و گفت
این مرز ده مرا نیست دشمنانم راست یعنی وارشان
ملکت را -

قطعه

درین امید بسر شد درین عمر عزیز که آنچه در دلم است از درم فراز آید
امید بسته بر آند و لے چه فائده زان که امید نیست که عمر گذشته باز آید

قطعه

کوس رحلت بکوفت دست اجل اے دو چشم وداع سر بکشید

اے کف و دست و ساعد و بازو ہمہ تو دلچ یک و گر بکنید
 بر سن افتاده دشمن کام آخرے دوستان گذر بکنید
 روزگارم بشد بن دانی من نہ کردم شما حذر بکنید
 ۴۔ حکایت - ہر مزار گفتند در وزیران پدر چہ
 خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت گنا ہے معلوم نکردم
 ولیکن بہ یقین دانستم کہ مہابت من در دل ایشان
 بیگران است و بر عہد من اعتماد کلی ندارند ترسیدم کہ از
 بیم گزند خویش آہنگ ہلاک من کنند پس قول
 حکما را کار بستم کہ گفتہ اند۔

قطعه

از ان کز تو ترسد ترس اے حکیم و گر با چو او صد بر آئی بجنگ
 از ان مار بر پائے راعی زند کہ ترسد سرش را بگوید بنگ
 نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود بر آرد بہ چنگال چشم پلنگ
 ۵۔ حکایت - درویشے استجاب الدعوات در بغداد
 پدید آمد حجاج بن یوسف را خبر کردند - بخواندش و گفت
 دعائے خیر سے بر سن کن گفت خدایا جانش بستاں
 گفت از بہر خدا این چہ دعاست گفت ایں دعائے
 خیر است ترا و جملہ مسلمانان را۔

۱. مثنوی

اے زبر دست زیر دست آزار گرم تاکے بماند این بازار
 بچہ کار آیدت جہانماری مُردنت بہ کہ مردم آزاری
 ۸۔ حکایت۔ یکے از ملوک بے انصاف پار سائے
 را پر سید کدام عبادت فاضلترست گفت ترا خواب
 نیمروز تا دران یک نفس خلق را تیار می۔

قطعه

نظارے را خفته دیدم نیمروز گفتم این فتنہ است خوابش برو
 و آن کہ خوابش بہتر از بیداری است آن چنان بد زندگانی مرده بہ
 ۹۔ حکایت۔ یکے را از ملوک شنیدم کہ شبے در
 عشرت روز کردہ بود و در پایان مستی ہی گفت۔

بیت

ما را بجهان خوشتر از این یک دم نیست کز نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست
 درویشے بر بہنہ بسر ما برون خفتہ بود بٹھنید و گفت۔

بیت

اے آن کہ باقبال تو در عالم نیست گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست
 ملک را خوش آمدہ صرہ ہزار دینار از روزن بیرون
 کرد و گفت دامن بدار اے درویش گفت دامن از گنجا

آرم که جامه ندارم نلک را بر ضعف حال او رحمت زیادت
شد و خلعت بران مزید کرد و پیش درویش فرستاد درویش
آن نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشان شد
و باز آمد.

بیت

قرار در کف آزادگان بگیرد مال نه صبر در دل عاشق نه آب در غربال
در حالتی که ملک را پروائی او نبود حالش بگفتند هم
به آمد و روی از او در هم کشید و ازین جا گفته اند
اصحاب فطنت و خبرت که از حدت و صولات پادشاهان
پر حذر باید بود - که غالب همت ایشان به معظمت
امور مملکت متعلق باشد و تحمل از دحام عوام نکنند -
مشنوی

هر اش بود نعمت پادشاه که هنگام فرصت ندارد نگاه
مجال سخن تان به بنی ز پیش به بیوده گفتن میر قد بر خویش
ملک گفت این گدا که شوخ چشم میزد را که چندین نعمت
باندک مدت بر انداخت برانید که خزینہ بیت المال لقمه
ساکین است نه طعمه اخوان ایشا طین -

بیت
 البته کوروز روشن شمع کافوری زند زود بینی کس لبش روغن نباشد و چراغ
 یک از وز راے ناصح گفت اے خداوند! مصلحت
 آن می بینم که چنین کسان را وجه کفاف بفاریت هجر
 دارند تا در نفقه اسراف نکنند آما آنچه فرمودی از زجر و
 توجع مناسب از باب همت نیست که یک را بلطف امید
 گردانیدن و باز به نو میدی خسته کردن -

بیت
 بروی خود در طاع باز نتوان کرد چو باز شد به درستی فراز نتوان کرد
 قطعه

کس نه بیند که تشنگان حجاز بر لب آب شور گرد آیند
 هر کجا چشمه بود شیرین مردم و مرغ و مور گرد آیند
 ۱- حکایت - یک از بادشاهان پیشین در رعایت
 مملکت شستی کرد و لشکر را به سختی داشت لاجرم دشمن
 صعب روی نمود همه پشت بدادند -

مثنوی
 چو دارند گنج از سیاهی در لعل و ریح آیدش دست بردن به تیغ
 چه مودی کند در صف کارزار که دشمنش تنی باشد از روزگار

یکه را از آنان که عذر کردند با من دوستی داشت ملاش
 کردم و گفتم دون است و ناسپاس و سلفه و ناحق شناس
 که باندک تغییر حال از مخدوم قدیم برگردد و حقوق
 نعمت سالها در نوزود گفت اگر بکرم معذور داری
 شاید که اسپم بے جو بود و نهد ز نیم به گرو سلطان که
 بزر با سپاهی بجلی کند با او بسر جوان مردی نتوان کرد.

فرد

ز رده مرد سپاهی را تا سر بدید و گرش ز رندی سپهبد در عالم
 ۱۱- حکایت - یکه از وزرائی معزول شده بجلقه درویش
 در آمد و برکت صحبت ایشان دروے سرایت کر جمیعت
 خاطرش دست واد و ملک بار دیگر با او دل خوش کرد
 عملش فرود قبولش نیاید و گفت معزولی به که مشغولی -

رباعی

آنانکه به کنج مافیت بنشستند دندان سگ و دبان مردم بستند
 کاغذ بدیدند و قلم بشکستند و ز دست و زبان هر فکیران رستند
 ملک گفت هر که را خرد سنده کافی باید که
 تدبیر مملکت را بشناسد گفت نشان خرد سنده کافی آنست
 که بچنین کار با تن در نهد -

فرد

ہمائے برہمہ مرغان ازان شرف داد کہ استخوان خورد طائرے نیازارد
۱۲۔ حکایت۔ ملک زادہ گنج فراوان از پدر میراث
یافت۔ دست کرم برکشاد و داد سخاوت بداد و نعمت
بے دریغ بر سپاہ و رعیت بر بخش۔

قطعه

نیا ساید شام از طبلہ عود بر آتش نہ کہ چوں عنبر بویہ
بزرگی بایست بخشندگی کن کہ تادانہ نیفشانی نہ روید
یکے از جلسای بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ
ملوک پیشین مر این نعمت را بسی اندوختہ اند و برے
مصلحتی نہادہ دست ازین حرکات کوتاہ کن کہ واقعا
در پیش است و دشمنان در کمین نباید کہ بہ وقت
حاجت فرد ماندگی باشد۔

قطعه

اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش رسد ہر گدائے دایر بے
چراغ تانی از ہر یک جوئے سیم کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے
ملک زادہ روئے ازین سخن در ہم کشید و سوافق
طبع بلندش نیاید و مرا در از جر فرسود و گفت خداوند تعالی

مرا مالک این مملکت گردانیده است تا بخورم و بهنشم
نه پاسبانم که نگذارم -

تاریخ
قارون بملک شد که چهل خانه گنج داشت نوشیروان نه مرد که نام نگو گذاشت
۱۳- حکایت - آورده اند که نوشیروان عادل
را در شکار گاہ صیدے کباب می کرد و نمک
نبود غلامے را برو ستاد و ایندند تا نمک آرد نوشیروان
گفت به قیمت بتان تار سے نہ گرد و دودہ خراب نشود
گفتند ازین قدر چه خلل زاید گفت بنیاد ظلم در
جہاں اول اندک بودہ است و ہر کس کہ آمدہ بران
مزید کرد تا بدین غایت رسید -

قطعہ
اگر زیباغ رعیت ملک خورد سیبے بر آورد غلامان او درخت ازینچ
به نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد زند لشکر یانش ہزار مرغ بہ بیخ
۱۳- حکایت - عادلے یا شنیدم کہ خانہ رعیت خراب
کردے تا خزینہ سلطان آبادان کند بے خبر از قول
حکما کہ گفتہ اند ہر کہ خلق را بیا زارد عادل سلطان
بدست آرد خداوند تعالی ہماں خلق را برو گمارد

تا دمار از نهاد او بر آرد -

بیت

آتش سوزان نه کند باسند آنچه کند دود دل در دمنده
گویند سر جملہ حیوانات شیرست گسترین جانوران خرواہ
اتفاق خرد مندان خبر بار بر بہ از شیر مردم در -

منہوی

مسکین خراگر چه بے تیز است چوں بارہی برو عزیز است
گاوان و خزان بار بر دار بہ ز آوسیان مردم آزار
باز آمدیم بحکایت وزیر غافل - گویند ملک را سرف
از نوایم اخلاق او بقرائن معلوم گشت در شگنجہ کشید
و بہ انواع عقوبت بکشت -

قطعه

حاصل نشود رضائے سلطان تا خاطر بندگان نہ جوئی
خواہی کہ خدائے بر تو بخشد با خلق خدائے کن نکوئی
آوردہ اند کہ یکے از ستم دیدگان بر سراو بگذاشت
دور حال تباہ دے تا تل کرد و گفت -

قطعه

نہ ہر کہ قوت بازوے و نہیہ دارد بہ سلطنت بخورد مال مردمان بگزارف

توان بخلق فرو بردن استخوان درشت و لے شکم بدر دچوں گیر داند رنات

بیت

نماند ستمگار بد روزگار بماند برو لعنت پائدار

۲- در اخلاق در ویشان

۱- حکایت - یکے از بزرگان پارسائے را گفت که چه
گوئی در حق فلان عابد که دیگران در حق وے بطعنہ سخن
گفته اند - گفت - در ظاهرش عیب نمی بینم و در باطنش
عیب نمی دانم -

قطعه

ہر کرا جامہ پار سا بینی پار سادان و نیکم و نگار
ورندانی کہ در نہانش چیست محتسب را درون خانہ چہ کار
۲- حکایت - در ویشے را دیدم کہ سیر بر آستان کعبہ ہی مالید
و می نالید کہ یا عفویر یا رحیم تو دانی کہ از ظلوم و جہول
چہ آید -

قطعه

عذیر تقصیر خدمت آوردم کہ ندارم بطاعت استظمار

عاصیان از گناہ توبہ کنند عارفان از عبادت استغفار
 عابدان جزائے طاعت خواهند باز رگنان بہائے
 بضاعت من بندہ امید آورده ام نہ طاعت و بدر
 یوزہ آمدہ ام نہ تجارت -

گر کشی در جرم بخشی روئے و سر بر تنگ بندہ را فرماں نباشد ہرچہ فرمائی برائے

بر در کعبہ سائلے دیدم کہ ہی گفت وی گشتی خوش
 مے نگویم کہ طاعتم پندیر قلم عفو بر گناہم کش

خلق در ملک خدا از ہمہ جنسے باشد صالحان خوردہ گیرید کہ مارند انیم
 گر کسی را علی ہست و ایست دارد ماگدائیم دریں ملک نہ باز رگائیم
 ۳۔ حکایت - دزدے بخانہ پار سائلے در آمد

چنداں کہ بست چیزے نیافت دل تنگ شد
 بار سا را خبر شد گلیے کہ بران خفتہ بود در راہ دزد
 بنیادخت تا محروم نشود -

شنیدم کہ مردان راہ خدا دل دشمنان ہم نہ کردند تنگ

ترا کے میسر شود این مقام کہ بادوستانت خلاف ست و جنگ
مؤدت اہل صفایہ در رُوسے و چہ در قفانہ
چنان کز پست عیب گیرند و در پشت میزند۔

فرد
در برابر چو گو سفند سلیم در قفا ہچو گرگ مردم خوار

فرد
ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد بے گمان عیب تو پیش دگران نخواہد برد
۴۔ حکایت۔ زاہد بے مہمان پادشاہے بود چوں
بطعام بنشت کمتر از آن خوردگہ ارادت او بود
و چوں بہ نماز برخاستند بیشتر از آن کرد کہ عادت
او بود تا نطن صلاح در حق وے زیادت کنند۔

فرد
ترسم نہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی کہیں رہ کہ تومی روی تبرکستان
چوں بمقام خود آمد سفرہ خواست تاتنا و لے کند۔
پیرے داشت صاحب فراست گفت اے پیر
در مجلس سلطان چرا طعام نخوردی گفت در نظر
ایشان چیزے نخوردم کہ بکار آید گفت نماز راہم
قضا کن کہ چیزے نکردی کہ بکار آید۔

قطعه

اے ہنر ما نہادہ برکف دست عیبا بر گر فتنہ زیر بغل
تا چہ خواہی خریدن اے مغرور روز در ماندگی بہ سیم و غل
۵- حکایت - یاد دارم کہ در ایام طفولیت متعبد
بودم و شب خیز و مہول زہد و پرہیز تائب و
خدمت پدر رحمۃ اللہ علیہ نشسته بودم و ہمہ شب
دیدہ برہم نہ بستہ و مصحف عزیز بر کنار گرفتہ
و طائفہ گرد ماخفتہ پدر را گفتم ازین جماعت یکے
سر بر بیدار د کہ دو گانہ بگزار د - چنان خواب
غفلت بردہ اند کہ تو گوئی نہ خفتہ اند بلکہ مردہ
اند گفت جان پدر اگر تو نیز بختی از اں بہ کہ در
پوستین خلق افتی -

قطعه

نہ بند بدعی جز خویش را کہ دارد پردہ بیدار و در پیش
گرت چشم خدا بینی بہ بخش نہ بینی هیچ کس عاجز تر از خویش
۶- حکایت - یکے را از بزرگان بہ صفحہ اندر
ہمی ستودند و در او صاف حمیدہ اش سباحت ہے کرد
سر بر آورد و گفت من آنم کہ من دامنم -

قطعه

شخصم بچشم عالمیاں خوب منظرست و زخمت باطمینان خجالت نہادہ پیش
طاؤس را بہ نقش و نگارے کہ بہت خلق تحسین کنند و او خجل از پائے زشت خویش
۷۔ حکایت۔ یکے از پادشاهان پارساے رادید
گفت ہیچیت از ما یاد می آید گفت بلے ہر گز کہ خدائے
عزوجل را فراموش می کنم۔ یادت می آرم۔

فرد

ہر سود و دآں کس ز در خویش براند و اں را کہ بخواند بہ در کس نہ دواند
۸۔ حکایت۔ یکے از صالحان بخواب دید پادشاہ
را در بہشت و پارساے راد در دوزخ پرسید کہ سبب
درجات این چیست و سبب درکات آں چہ کہ من
بخلاف آں مے پنداشتم نہا آمد کہ این پادشاہ
بہ ارادت درویشان در بہشت است و این پارسا
بہ تقرب پادشاهان در دوزخ۔

قطعه

دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع خود را ز عملماے نگوہیدہ بری دار
حاجت بہ کلاہ برگی داشتنت نیست درویش صفت باش و کلاہ تتری دار

۳۔ در فضیلت قناعت

۱۔ حکایت - دو امیر زاده در مصر بودند یکے
 علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبت الامر یکے علامہ
 گشت و آل دیگر عزیز مصر شد پس این توانگر بچشم
 حقارت در فقیہ نظر کردے و گفتے من بہ سلطنت
 رسیدم و تو ہچماں در مسکت بامدی گفت اے برادر
 شکر نعمت باری عز اسمہ ہچماں بر من افزوں ترست
 کہ میراث پینہراں یافتم یعنی علم و ترا میراث فرعون
 و ہامان رسید یعنی ملک مصر۔
 مثنوی

من آں کہ سویم کہ در پایم بالند نہ ز نورم کہ از نیشم نبالند
 چگونہ شکر این نعمت گزارم کہ زور مردم آزاری ندارم
 ۲۔ حکایت - درویشے راشیندم کہ در آتش فاقہ
 می سوخت و خرقة بر خرقة می دوخت و تسکین خاطر
 خود رami گفت -
 شعر

بنان خشک قناعت کنیم و جامہ دلق کہ رخ محنت خود بہ کہ باریست خلق

کے گفتش پہ نشینی کہ فلاں دریں شہر طبع کریم
 دارد و کرے عظیم سیال بخدمت آزادگان بستہ و بر
 در دہانتستہ اگر بر صورت حالت چناں کہ ہست
 و توفیق یابد پاس خاطر عزیزت را منت دارد
 و عیادت شمارد۔ گفت خاموش کہ در گرسنگی مردن بہ کہ
 حاجت پیش کہے بردن۔

قطعه

ہم رقعہ دوختن یہ والزام کنج صبر کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگان نشست
 حقا کہ با عقوبت و دوزخ برابرست رفتن پیائے مردی ہمسایہ در پشت
 ۲۔ حکایت۔ یکے از ملوک عجم طبعیہ حادثی را
 بخدمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرستاد سالے
 چند در دیار عرب بود کہے تجربتے پیش او نیاورد
 و معاہجتے ازوے درخواست پیش پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 آمد و گلہ کرد کہ میں بندہ را بسبب معاہجتے اصحاب
 بخدمت فرستادہ اندر و درین مدت کہے التفاتے
 نکرد تا خدمتے کہ بر بندہ معین است بجا آورد و رسول
 علیہ السلام گفت این طائفہ را طریقے ہست کہ تا اشتہا
 غالب نشود نخورند و ہنوز گرسنگی رہا باقی کہ دست

از طعام بدارند حکیم گفت ہمیں ست موجب تندرستی
زمین خدمت پہنچید و بریقت -
منوی

سخن انگہ کند حکیم آغاز یاسر انگشت سوے لقمہ دراز
کہ زنا گفتش خلل زاید یاز نا خورد نش بجاں آید
لاجرم حکمتش بود گفتار خوردنش تندرستی آرد بار
۴۔ حکایت - بقالے راورے چند بر صوفیاں گرد
آندہ بود بقال ہر روز مطالبت کروے و سخنامے
باخسوت گفتے و اصحاب از لغت او خستہ خاطر ہی بودند
و بجز تحمل چارہ نبود صاحب دلے و راں سیاں گفت نفس
را وعدہ دادن بطعام آسان ترست کہ بقال را بدرم -
قطعہ

ترک احسان خواجہ اولے تر کا حتمال جفائے بوا باں
بہ تمنائے گوشت مردن بہ کہ تقاضائے زشت قصا باں
۵۔ حکایت - جوانمردے راور جنگ تاتار جڑا حستے
رسید کسے گفتش فلاں بازار گان لوش دارو دارو اگر
بخوا ہی باشد کہ در یغ ندارد و قدرے بدہد و گویند کہ آن
بازرگان بہ بخل معروف بود -

شعر

گر بجای نانش اندر سفره بود اقباب تا قیامت روز روشن کس ندید و در حال
چو انحر و گفت نوشدارو ازوے خواهم که بد بد یا ند بد و اگر
دب دفع کند یا نکند بارے خواستن ازو زهر کشده
است -

شعر

هر چه از دونان به منت خواستی در تن افزودی و از جاں کاستی
حکما گفته اند اگر آب حیات فروشند فی المشل
بآبروے دانا نخرد که مردن بعزت به از زندگانی
بذلت -

شعر

اگر خنظل خوری از دست خوشخوے به از شیرینی از دست ترش روے
۶ - حکایت - یکے از علما خورنده بسیار داشت
و کفایت اندک بایکے را از بزرگان که معتقد او بود
بگفت روے از توقع او در هم کشید و تعرض سوال
از اهل ادب در نظرش قبیح آمد -

قطعه

ز بخت روے ترش کرده پیش یار عزیز مرو که عیش برو نیز تلخ گردانی

بجائے کہ روی تازہ روئے و خندان فرو نہ بند کار کشادہ پیشانی
 آورده اند کہ اندکے در وظیفہ او زیادت کرد
 و بسارے از ارادت کم داشتند چوں پس از چند
 روز برقرار معهودش ندید گفت -
 فرد

نام انرود و آبرویم کاست بے توانی بہ از مذلت خواست
 حکایت - درویش را ضرورتے پیش آمد کہ
 گفت فلاں نعمتے وارد کامل و گرم نفسی شامل اگر
 بر حاجت تو واقف گردد ہمانا کہ در قضائے آل
 توقف روا ندارد گفت منت رہبری کنم دستش گرفت
 تا بہ منزل آل شخص در آورد کیے را دید لب فروشتہ
 و تند نشستہ برگشت و سخن نگفت کہ گفتش چہ
 کردی گفت عطائے او بلقائے او بخشیدم -

قطعہ

بہر حاجت بنزدیک ترش روے کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی
 اگر حاجت بری نزد کسی بر کہ از رویش بہ نقد آسودہ گردی
 ۸ - حکایت - حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ
 ہمت تر در جہاں دیدہ یا شنیدہ گفت بے روزے

چهل شتر قربان کرده بودم و مرائے عرب را طلب نموده ناگاه
 بگوشه صحرائے بجایته بروں رفته بودم خار کشته
 را دیدم پشته خار فراہم آورده گفتش یہ مہانی حاتم
 چرا نہ روی کہ خلقے بر سہاڑ او گرد آئدہ اند گفت۔

فرد
 ہر کہ نان از عمل خویش خورد منت حاتم طائی بُرد
 انصاف دادم کہ من اورا بہت وجوہ فردی
 برتر از خود دیدم۔

۴۔ در آداب صحبت

۱۔ حکمت۔ مال از بہر آسایش عمر است نہ عمر از بہر گرد
 گردن مال حکمیہ را پسند نیک بخت کیست ؟ و بد بخت
 چیست گفت نیک بخت آنکہ خورد و کشت و بد بخت آنکہ مرد
 و ہشت۔

شعر
 مکن نماز براں ہیچکس کہ ہیچ نکرد کہ عمر در تحصیل مال کرد و نخورد
 ۲۔ حکمت۔ دو کس رنج بہودہ بردند و سعی
 بے فائدہ کردند یکے آنکہ مال انداخت و نخورد و دیگر آنکہ

علم اموخت و عمل نکر د - مشوی

علم چندان کہ بشیر خوانی چوں عمل در تو نیست نادانی
نه محقق بود نه دانشمند چارپائے برو کتابے چند
۳- حکمت - علم از بہر دین پر ورون ست نہ از بہر
دنیا خور دن -

ہر کہ پرہیز و علم وز ہد فروخت ^{بیت} خرینے گرد کرد و پاک بسوخت
۴- حکمت - سہ چیز بے سہ چیز پائدار نماند مال
بے تجارت و علم بے بحث و ملک بے سیاست -

وقتے بلطف گوے ویدارا و مردی باشد کہ در کند قبول آوری وے
وقتے بقہر گوے کہ حد کوزہ نیات کہ کہ چناں بکار نیاید کہ خنطی
۵- پند - ہر آل سرے کہ داری با دوست در میان منہ واکر
چہ دوست منحص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گرد و ہرگز چہ
کہ توانی بہ دشمن - مر سناں باشد کہ روزے دوست گرد و -
۶- حکمت - ہر کہ با دشمنان صلح می کند سر آزاد
روستاں دار و -

شعر

بشوای خردمند زان دوست دست که با دشمنانت بود هم نشست
۷- حکمت - هر که بدے را بکشد خلق را از بلائے
بزرگ بر ماند و دے را از عذاب خدائے -

قطعه

پندیدست بخشایش ولیکن منہ بر ریش خلق آزار مرهم
ندانست آن که رحمت کرد بر مار که این ظلم است بر فرزند آدم
۸- حکمت - بدخوے بدست دشمنی گرفتار است
که هر جا که رود از چنگ عقوبت او خلاص نیابد -

بیت

اگر ز دوست بلا بر فلک رود بدخوے ز دوست خوے بد خویش در بلا باشد
۹- پند - فریب دشمن مخور و غرور مداح مخور که این
دام رزق نموده است و آن دامن طمع کشاده -
۱۰- حکمت - مشکم را تا که عیب نکیر و دشمنش صلاح نه
پذیرد -

شعر

مشو غرّه بر حسن گفتار خویش به تحسین نادان و پندار خویش
۱۱- پند - هر که در حالت توانائی نیکی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند -

شعر
 بد اختر تراز مردم آزار نیست که روز مصیبت کشش یار نیست
 ۱۲ - حکمت - کار با بہ صبر بر آید و سستعل بسر در آید

منوی
 بچشم خویش دیدم در بیابان کہ مرد آہستہ بگدشت از شتابان
 سمند باد پا از تنگ فرو ماند شتر باں همچنان آہستہ می راند
 ۱۳ - پند - ہر کہ بادانا تراز خود جدل کند تا بداند
 کہ داناست بدانند کہ نادان است -

فرد
 چوں در آید بہ از توئے بہ سخن گر چہ بہ دانی اعتراض مکن
 ۱۴ - حکمت - ہر کہ بابدان نشنید نگوئی نہ بیند -

منوی
 گر نشنید فرشتہ بادلو وحشت آموز و دخیات دریو
 از بدان جز بدی نیاموزی نہ کند گرگ پوستین دوزی
 ۱۴ - پند - مردمان را عیب نہانی پیدا مکن کہ مرا ایشان
 را رسوا کنی و خود را بے اعتماد -
 ۱۵ - حکمت - اگر شبہا ہمہ شب قدر بودے شب قدر
 بہ قدر بودے -

شعر

گر سنگ همه لعل بدخشان بود پس قیمت لعل و سنگ یکساں بود
 ۱۶- حکمت - نه هر که بصورت نکوست سیرت زیبا در دست
 کار اندرون دارد نه پوست -

قطعه

توان شناخت بیک روز و شامی مرد که تا کجاش رسیده است پانگاه علوم
 و لے ز باطنش ایمن سباش و غره مشو که خبث نفس نکر و دلباها معلوم
 ۱۷- حکمت - پنجه باشیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن
 کار خرد مندان نیست -

بیت

جنگ و زور آوری مکن باست پیش سر پنجه در لعل نه دست
 ۱۸- پند - ضعیفی که با قوی دلاوری کند یار دشمن
 است در هلاک خویش -

قطعه

سایه پرورده راجه طاقت آن که رود با مبارزان به قتال
 ست بازو به جمل می فکند پنجه بامد آهین چنگال
 ۱۹- حکمت - هر که نصیحت نه شود سر ملامت شنیدن

دارد -

شعر
چون نیاید نصیحت در گوش اگر ت سرزنش کنم خاموش
۲۰- حکمت - اگر جور شکم نبودے بیچ مرغ در دام صیاد
نیفتادے بلکہ صیاد خود دام ننہادے -

۲۱- پند - حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم
سیر و زاهدان تاسد رمق و جوانان تا طبق بر گیرند و پیران
تا عرق بکنند اما قلندران چندان بخورند کہ در معدہ
جائے نفس ننہند و بر سفرہ روزی کس -

شعر
اسیر بند شکم را دوشب نگیرد و خواب شبے ز معدہ نگلی شبے زد لشکی
۲۲- حکمت - ہر کرا دشمن پیش است اگر نکشد دشمن
خویش ست -

بیت
سنگ در دست و مار بر سر سنگ نکند مرد ہوشیار و رنگ
و گرد و بے بخلاف این مصلحت دیدہ اند و گفتہ اند
کہ در کشتن بندگان تا مل اولی تراست بکلم آن کہ اختیار
باقی ست تو ان کشت و تو ان بخشید اگر بے تا مل کشتہ
نشود محتمل است کہ مصلحتے فوت گردد کہ تدارک مثل آن

مستغ باشد۔

مثنوی

نیک سہل است زندہ بچاں کرد کشتہ را باز زندہ توان کرد
شرط عقل است صبر تیر انداز کہ چو رفت از کمان نیاید باز
۲۲۔ حکمت۔ شک آن است کہ خود بہوید بخی
آں کہ عطار بگوید وانا چوں طبلہ عطار است خاموش
وہنر نہائے و نداداں چوں طبل غازیست بلند آواز
و میان تہی۔

قطعہ

عالم اندر سیانہ و جمال مثلے گفتہ اند صدیقان
شاہدے در میان کوران ست صحیفہ در کشت زندیقان
۲۳۔ پند۔ دوستے را کہ ہمہ عمر فراچنگ آرند
نشاہد کہ بیک دم بیاز راند۔

بیت

نئے بچند سال شود لعل پارہ زہار تا بیک نفس نشکنی بنگ
۲۵۔ پند۔ رائے بے قوت بگردنوں ست و قوت
بے رائے جہل و جنوں۔

شعر
 تیز باید و تدبیر و عقل و انگه ملک که ملک و دولت نادان سلاح جنگ نیست
 ۲۶ - حکمت - جوانمردی که بخورد و بد بد به از عابدی که
 روزه دارد و بنهد -

۲۷ - حکمت - اندک اندک خپل شود و قطره قطره
 سیل گردد یعنی آن که دست قوت ندارد سنگ خرد
 نگاه می دارد تا بوقت فرصت و مار از دماغ خصم
 بر آرد -

شعر
 اندک اندک بهم شود بسیار دانه دانه است غله در انبار
 ۲۸ - حکمت - عالم را نشاید که سفاقت از عامی بحکم
 در گذارد که هر دو طرف رازیاں دارد که بیست این کم شود
 و جمل آن مستحکم -

شعر
 چو با سفله گوئی به لطف و خوشی فزون کردش کبر و گردن کشی
 ۲۹ - حکمت - سعیت از هر که صادر شود ناپسند
 و از علما ناخوب تر که علم سلاح جنگ شیطان است
 و خداوند سلاح را چوں به اسیری برند شرمساری بشیر شود -

مثنوی

عامی نادان پریشان روزگار به زوانشند نا پرہیزگار
 کان بہ نابیائی از راه افقاد وین دو شمش بود و در چاہ افقاد
 ۳۰۔ حکمت - شیطان با مخلصاں بر نمی آید و سلطان
 با مفساں -

مثنوی

وامش مده آن کہ بے نیاز است گرچہ دہش ز فاقہ باز است
 کو فرض خدا نے گذارد از قرض تو نیز غم ندارد
 ۳۱۔ حکمت - دو چیز مخالف عقل است خوردن
 بیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت معلوم -

تضادگر نشود و ہزار نالہ و آہ بشکریا بہ شکایت بر آید از دہنے
 فرشتہ کہ وکیل است بر خزان باد چہ غم کند کہ ببرد چراغ بیوہ زہنے
 ۳۲۔ پند - اے طالب روزی بنشین کہ بخوری واک
 مطلوب اجل مرو کہ جان نہ بری -

چہ رزق آر کنی و گر نہ کنی برساند خداے عز و جل
 در روی درد بان شیر و پلنگ نخوردت مگر بروز اجل

۳۳۔ حکمت۔ خود از لغتِ حق بخیل است و بندہ
بے گناہ را دشمن مے دارد۔

قطعہ

مرد کے خشک مغز را دیدم رفتہ در پوسین صاحبِ جاہ
گفتم اے خواجہ گر تو بد بختی مردم نیک بخت را چہ گناہ

قطعہ

آلاتا نخواہی بلا بر خود کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست
چہ حاجت کہ باوے کنی دشمنی کہ وے را چنان دشمن اندر قفاست

۳۴۔ قول۔ یکے را گفتند کہ عالم بے عمل بچہ ماند

گفت بہ زنبور بے غسل

بیت

زنبور درشت و بے مروت را گوے بارے چو غسل نمی دہی نیش مزن

۳۵۔ حکمت۔ ہر آنچہ دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہی

شد بہ پر سیدن آن تعجیل کن کہ بیست سلطنت را زیان

دارد۔

قطعہ

چو یقمان دید کاہد و دست داؤد ہمیں آہن بہ پہنجز سوم گردد

پرسیدش چو می سازی کہ دانست کہ بے پرسیدش معلوم گردد

۳۴ حکمت - هر که بآبدان نشیند اگر چه طبیعت ایشان
نگیرد لیکن بطریق ایشان شسم گردد چنان که اگر شخصی
بخوابات زود به نماز کردن منسوب گردد به خمر
خوردن -

مشوئی

رقم بر خود بنادانی کشیدی که نادان را به صحبت برگزیدی
طلب کردم زودانایان کی پند مرا گفتند با نادان پیوسته
که اگر صاحب تمیزی خرنائی و گر نادانی احق تر ستائی
۳۵ حکمت - هر که در پیش سخن دیگران افتد تا نایه
فصلش بداند پایه جملش معلوم کنند -

قطعه

ندمدم و هوشمند جواب مگر آنکه کزو سوال کنند
گر چه برحق بود فراخ سخن حمل دعویش بر محال کنند
۳۸ حکمت - ریشه درون جامه داشتیم و شیخ رحمة الله علیه
هر روز پرسیده که چو نیست و نه پرسیده که بر کجاست
دانستم که ازاں احتراز می کند که ذکر همه اعضا
روا نباشد و خرد سندان گفته اند هر که سخن نه سنجید
از جواب بر نجد -

تا نیک ندانی که سخن عین صوابست باید که بگفتن دهن از هم نکشائی
گر راست سخن گوئی و ور بند بمانی به زان که دروغت دهد از بند برائی

انتخاب از بهارستان جامی

روضه ششم در حکایات

۱- حکایت - رو با ہے با گرگ دم مصاحبت می زد.
وقدم موافقت می نهاد - بیای غی گذشتند - در استوار
بود - و دیوار پر خار گرد آن گردیدند تا بسوراخی
رسیدند - بر رو باه فراخ و بر گرگ تنگ رو باه
آسان در آمد و گرگ بر صحت فراوان انگور ها دیدند
و میوه های رنگارنگ یافتند رو باه زیرک بود -
حال بیرون رفتن را ملاحظه نمود - و گرگ غافل چندان
که توانست بخورد - ناگاه باغبان آگاه شد چوبی

برداشت و روے بہ ایشان نهاد رو باہ باریک میان
 زود از سوراخ بدر رفت و گرگ بزرگ شکم دران
 جا محکم شد - باغبان بوے رسید - چوب دستی کشید -
 چندانک بزد کہ گرگ نہ مرده نہ زندہ - پوست دریدہ
 بشم کندیدہ از ان تنگناے بیرون رفت -

قطعه

زورمندی کن ای خواجہ بزرگ کاخ کار ز بلون خواہی رفت
 فرہبت کرد بے نعمت و ناز زان بندیش کہ چوں خواہی رفت
 ۲ - حکایت - کز دے زہر مضرّت در نیش و تیر در
 کیش عزیمت سفر کرد ناگاہ بر لب آئے رسید - خشک
 فرو ماند نہ پای رفتن نہ رائے باز گشتن - سنگ
 پشت این معنی را ازوے مشاہدہ کرد - بروے رحم
 نمود و بر پشت خودش سوار کرد - و خود را در آب
 انداخت - و شنا کنان رُو بجانب دیگر نهاد دران
 اثنا آواز بگوشش رسید کہ کز دم چیزے بر پشت
 وے می زند - پرسید کہ این چہ آواز است - جواب
 داد کہ این آواز نیش من است بر پشت تو - ہر چند
 دامن کہ بران کار گرنے آید اما عادت خود نمی توانم

گذاشت - چنانچه گفته اند -

فرد

نیش عقرب نه از پیکر است متقاضی طبیعتش این است
سنگ پشت با خود گفت که پیچ به ازیں نیست که این
به سرشت را ازیں نخوے بد بر مانم و نیکو سیر تاں را
از آسیب وے خلاص دهم آب فرو رفت - و وے
را سوچ بر بود گویا که هرگز نبود -

قطعه

هر خوانی که درین بزم گشت و فساد تازه حیل بهر لحظه از و سازد و بند
به ازان نیست که در موج فنا غول خور وے ز بد خلق خود تعلق از و باز رهند
۴- حکایت - موش در دکان خواجه بقال بود - از
لقامای خشک و میوه های ترے خورد خواجه بقال آن
را می دید و اغماض می کرد و از مکافات وے اعراض
می نمود - تا روزی حکم آن که گفته اند -

بیت

شعله و دین را چو گردد معده سیر بر هزاران شور و شر گردد دلیر
هر عشق بران داشت که همیان خواجه بهرید - و از سرخ
و سفید هر چه بود بخانه خود کشید - خواجه بوقت حاجت

دست به میان برد چوں کیسهٔ مفلسان نہی یافت و چوں
 معدهٔ گرسنگان خالی داشت کہ این کار موش است
 گریہ و اُمکین کرد و او را بگرفت - درشت دراز در پاس
 او بست و گذاشت تا بہ سوراخ خود رفت - و باندا زہ رشتہ
 غور آن را پداشت - و دنبال آن را بگرفت کہ سوراخ
 را بکند - چنان کرد - چوں بخاہد وے رسید خانہ دید
 چوں دکان صرافان سرخ و سفید بر ہم ریختہ
 و دینار و درہم با ہم آمیختہ حق خود بیرون آورد
 تصرف نمود - و موش را بیاورد - چنگال گریہ سپرد تا بجزئی
 خود دید - آنچه دید - و مکافات ناحق شناسی خود
 کشید آنچه کشید -

قطعه

گر شور و شرے بہت حرایبان جہانرا خرم دل قانع ز ہر شور و شرے است
 و غرقاعت بہ روح آمد و رفت در حرص فرح نیست مگر در دہشت
 ۴ - حکایت - رو با ہے بر سر را ہے ایستادہ بود و چشم
 مراقب بر چپ و راست نہادہ - ناگاہ از دور سیاہی
 پیدا شد - چوں نزدیک رسید دید کہ یکے درندہ گرگ
 با سکہ بزرگ بر صورت دوستان صادق و یاران موافق

ہمراہ می آیند۔ نہ آن را ازین تو ہم فریب و نہ آن را دغذغہ
 آسبے۔“ روباه پیش دوید و سلام کرد و وظیفہ احترام
 بجا آورد و گفت بحمد اللہ کہ کین دیرین بہ مہر تازہ بدل
 شد و دشمنی قدیم بہ دوستی جدید عوض گشتہ۔ انا من
 خواہم کہ بدانم سبب جمیع شہادت و باعث این
 امنیت کیست۔“ سگ گفت۔ ”امنیت ما دشمنی شہان است و ما دشمنی
 گرگ و شہان مستغنی از بیان ہست۔ و سبب دشمنی من باوے آن
 کہ روزے گرگ کہ امروز مرا دولت رفاقت دے دست دادہ بر من
 ماحملہ کرد۔ و یک برہ بود۔ و من چنان کہ عادت من بود
 در قفاے دے دویدم۔ تا آن برہ از دے ہٹانم
 بوے رسیدم۔ چوں باز آمد۔ شہان چو بدستی کشید۔
 و بے موجب مرا برنجایند من تیر رابطہ دوستی از دے
 بگستم۔ و یہ دشمن قدیم پیوستم۔

قطعہ
 بہ دشمن دوست شوزان سان کہ ہرگز بہ تیغ دشمنی نخر اشدت پوست
 مکن با دوست چندین دشمنی ساز کہ بر رنم تو یا دشمن شود دوست
 ۵۔ حکایت۔ یکے روباہ را گفت ”ہج توانی کہ صد درم
 ہستانی و پیغام بہ سگان دہ رسانی“ گفت ”واللہ اگر چہ

مژد فزادان است اندرین معامله خطر جان است

از سفلہ نیل مکرست امید داشتند ^{قطعه} کشتی بموج لجه دیکندن است
پیش عدو زبون شدن از بهر جاہ و مال خود را بورطہ خطر جان فکندن است
۶۔ حکایت۔ شترے در صحرا چرامی کرد۔ از خار
و خاشاک آن صحرا غذای خورد بخارے رسید چون
زلزلت محبوبان در ہم دیون روی خوابان تازه و خرم
گردن آرز و راز کرد تا از آن بہرہ گرد۔ دید کہ میان
آن افنی حلقہ کردہ۔ و سربادم فراہم آوردہ۔ باز پس
گشت و از آرزوے خود دور گذشت۔ غارین پنداشت
کہ احترازوے از زخم سنان اوست و اجتناب وے
از تیزی دندان او شتر آن را دریافت و گفت
و ہم سن ازین مہمان پوشیدہ است نہ از میزبان
آشکار و ترس سن از زخم دندان ما است نہ از زخم
پیکان خار اگر نہ این مہمان بودے میزبان را لقمہ
کردے۔

گر از لیم ترسد کریم نیست عجب ^{قطعه} زخست نفس نہ از شپم لواء سخاوت ترسد

کے کہ پانہ ہند در میان خاکستر مقرر است کہ از آتش نہان ترسند
 ۷۔ حکایت۔ سکے از بہر طعمہ بے بہرہ در دروازہ
 شہر رسید۔ ایستاد۔ دید کہ قرص نان گردان۔ از شہر
 بیرون آمد۔ و روئے بصرہ نهاد۔ سگ در دنبال
 وے روان شد۔ و آواز داد کہ اے قوت تن
 و قوت روان۔ و اے آرزوے دل و آرام جان غم
 کجا کردہ و روئے بچہ جا آوردہ گفت ”درین بیابان
 باجمعی از سر ہنگان از گرگان و پلنگان آشنائی دارم
 احرام زیارت ایشان بستہ ام۔ سگ گفت ”مرا
 مترسان کہ اگر بکام ہننگ و دہان شیر و پلنگ در
 روی من در قفای توام۔ و از توجہ اشدنی نہ۔

قطعہ

آنم کہ عمر خویش ہرگز خالی نہ شوم ز آرزویت
 گر کردہاں ہمہ بگردی ساکن نہ شوم ز جستجویت

قطعہ

آنان کہ جز بان نبود زندہ جان شان دارند رو بخدمت و دنان برانان
 گری مثل ز دست کسان صد قفا خورد ہچوں سگ گرسنہ روند از پرکانان
 ۸۔ حکایت۔ کہوتر را گفتند ”چوں است کہ از دو بیجہ

بیش نیاری و چون مرغ خانگی بر بیشتر ازان قدرت
 مہاری "گفت" بچہ کبوتر غذا از حوصلہ مادر و پدر
 مے خورد۔ و چوزہ مرغ خانگی از مزبلہ راہ گذار
 از یک حوصلہ غذاے دو بچہ بیش نتوان داد۔
 و از نیم مزبلہ در روزی ہزار چوزہ در روزے
 توان کشاد۔"

قطعه

خواہی کہ شوی حلال روزی ہنخانہ مکن عیال بسیار
 دانی کہ درین سراپہ تنگ حاصل نشود حال بسیار
 ۹۔ حکایت۔ کنبشک خانہ سورنی باز پر واخت
 و در فرقہ آشیان لک لک خانہ ساخت۔ باد گفتند۔
 ترا چہ مناسبت با چشہ بنین حقیرے با جانورے بدین
 بزرگی ہمسایہ باشی۔ و خود را در محل اقامت و منزل
 استقامت ہم پایہ داری۔ "گفت" من ایں قدر سیر
 بدانم اما بدانستہ خود عمل کروں مے توانم۔ در ہمسائی
 من مارے ہست کہ چوں ہر سال بچگان بر آورم
 و چون بگرم پرورم ناگاہ در خانہ من تازو و بچگان
 مرا قوت خود سازد۔ اسال ازوے گر بچتہ ام و در

داسن این بزرگ آویخته. امید می دارم که داد من
از و بماند. چنانچه هر سال بچگان مرا او قوت می سازد
اسمال این بچگان و به را قوت خود گرداند.

قطعه

چو رو باه در بیشه شیر باشد شود این از رخم و از چنگ گریان
ز پیداد خردان اماں یابدان کس که گیرد وطن در جوار بزرگان
۱- حکایت - سگ را گفتند "سبب چیست که هر خانه
که باشی گدا گرد آن خانه نتوان گذشت؟" گفت "من
از حرص و طمع دورم و به بے طبعی و قناعت مشهور
از خواندن به تنگ نمانم قانع ام و از بریانی به خشک
استخوانی نور سند - اما گدا سخره حرص و طمع و مدعی
جوع و منکر شمع - نان یک هفته اش در انبان - و
زیانش در طلب نان یک شبه جنبان عذای دوروزه
اش بر پشت و عصای در یوزه اش در پشت -
قناعت از حرص و طمع دور است و قانع از
حریص و طامع نفور"

قطعه

در هر دلی که غرق قناعت نهاد پای از هر چه بود حرص و طمع را به بست دست

ہر جا کہ عرض کرد قناعت تمناع خویش بازار حرص و معرکہ آرزو شکست
۱۱- حکایت - روباه بچہ با مادر خود گفت "مرا حیلہ
بیا سوز - کہ چون بر کشا کش سگ در مانم - خود را از آن
بر مانم" گفت اگر چہ حیلہ فراوان است اما بہتر آن
است کہ در خانہ خود بنشین - نہ او ترا بیند و نہ
تو او را بینی "

قطعہ

چو با خصم شود سفلہ آن نہ از خرد است کہ در خصومت وے مکر و حیلہ ساز کنی
ہزار حیلہ توان ساخت در ہمہ آن بہ کہ ہم ز صلح و ہم از جنگش احتراز کنی
۱۲- حکایت - سرخ زنبورے بر گس غسل زور
آورد و تا وے را طعمہ خود سازد - بزاری بر آمد
کہ با وجود این ہمہ شد و غسل مرا چہ محل کہ آن را
بگذاری و بہ من رغبت آری - زنبور گفت - اگر آن
شہد است تو شہد را کافی و اگر آن غسل است تو
سر چشمہ آئی -

قطعہ

اے خوش آن مرد حقیقت کہ بہ پیغام سلام
اصل چون روے نماید ز پس پردہ فرع
رو بہا بد بسوے ماندہ و صل زور
فرع را باز گذارد و بسوے اصل زور

۱۳۔ حکایت۔ سورے دیدند بزور مندی کمر بسته
 دینے را ده برابر خود بر داشته۔ بہ تعجب گفتند ”ایں مور“
 بہ بیند کہ با این ناتوانی بارے را با این گرانی چوں
 می کشد۔ مور چوں این سخن بشنید بخندید و گفت
 ”فروان بار را بہ نیروی ہمت و بازوے جمیعت
 کشیدہ اند نہ بقوت تن و صحت بدن“

قطعه

کشیہ
 بارے کہ آسمان وزین سرکش از ان شکل توان بیاوری از جسم و جان
 ہمت قوی کن از در ہروان عشق کان بار را بقوت و ہمت توان کشید
 ۱۴۔ حکایت۔ گاوی در گلہ خود سالار بود۔ و در میان گاوان
 بقوت سرون نامدار۔ چوں گرگ روے بہ ایشان آوردے آفت
 وے بزخم سرون ایشان دور کردے۔ ناگاہ دست حادثہ بروے
 شکست آورد و سرون وے را آفتے رسید بعد از ان چوں
 گرگ را دیدے در پناہ گاوان دیگر خزیدے سبب آن را
 سوال کردند در جواب گفت۔

رباعی

زان روز کہ از سرون خود ماندم فرد شد معرکہ دلاوری بر من سرور
 دیرین مثلے ہست کہ در روز بہرہ خربت بود از حربہ و دعویے از مرد

انتخاب از عیار دانش

قوائد یکدل بوندن باد وستان

آوردہ اند کہ در کشمیر مرغزلے بوند دلپذیر۔ از
درختان سبز و آب ہائے خوش آں سر زمین آراستہ بود۔
روزے زاع بر بالائے درخت نشستہ زیر و بالا می
نگریت وہ راست و چپ نظر می افکند۔ ناگاہ مرد
دید کہ دامن برگردن و تو برہ بر پشت و چوبے در
دست گرفتہ تیز بجانب درخت می آید۔ زاع در
اندیشہ شد کہ مگر قصد من دارو یادگیرے؟ خود در
زیر برگے پنهان شد و دیدہ بران گماشت کہ صیاد
چہ خواہد کرد؟ صیاد بپای درخت آمد و دام مگر
باز کشید و دانہ فریب ببالائے آن پاشید و در کہیں
گاہ نشست زمانے نہ گزشتہ بود کہ خیل کبوتران در
رسید و سردار ایشان کبوترے بود کہ اورا سَلَوَقہ

گفتندے۔ ذہن روشن وزیر کی تمام داشت۔ کبوتر
چون دانہ دیدند از گر سنگی بے اختیار بسوئے دانہ
میل کردند۔ مَطَوَّعہ از روئے مہربانی کہ بزرگان
باخروندان می باشد و صاحبان را با ملازمان بہ کبوتر
گفت کہ اندیشہ کردن ضرور است کہ در زیر این
دام نباشد۔ کبوتران از بسیاری گر سنگی عقل نصحت
شور را بیاد دادہ بودند۔ ہر چند پیشتر نصحت کرد
حرص کبوتران بیشتر شد۔ مَطَوَّعہ اندیشید کہ اگر ہمراہی
ایشان می گزارد بے وفائی میشود و اگر موافقت
می کند دیدہ و دانستہ خود را در بلا می اندازد۔
آخر مَطَوَّعہ عیب بیوفائی بر خود نہ پسندیدہ مردن خود
را اختیار کرد و گفت "شاید کہ اندیشہ من پیش رود
و یاران ہمہ از خواب غفلت بیدار شدہ از سخن
من بیرون نہ روند و بالتفاق کارے ساختہ شود"
القصہ ہمہ کبوتران فرود آمدند۔ دانہ چیدن بہان
بود و در دام صیاد افتادند بہان۔ مَطَوَّعہ فریاد
بر کشید کہ من با شما یان گفتم کہ شتاب
کاری ناستو وہ است و بے فکر در کار با آغاز کردن

ناپسندیده - کبوتران از ناشنودن نصیحت شرمندہ شدہ
 طپیدن گرفتند - صیاد از کین بر آمد شادی گمان
 بسوی دام دوید کبوتران را کہ چشم بر صیاد افتاد
 سرا سیمہ شدہ پرو بال میزدند -

مُطَوَّقہ گفت اے یاران آن زمان سخن من
 گوش نکر دید - الحال کہ کار از دست افتادہ
 است ہر یکے در خلاص خود می کوشید - خود را در
 نظر نیا ورده اگر ہر کدام در خلاص دیگرے
 کوشید از برکت ہمدردی کار بستہ شما کشاید -
 چنانکہ دو یار در کشتی نشستہ بودند - ناگاہ کشتی
 بشکست و ہر دو در آب افتادند - ملاجے خود را
 در آب افکند و قصد کرد و گفت اگر بر آوردن
 ہر دو مرد صورت نہ بندد بارے یکے را بر آرم
 بہر کہ نزدیک شدے فریاد بر آوردے
 و گفتے -

”مرا بگذار و دست یار من گیر“

واگر بر آوردن یاران از بر آمدن خود بہتر
 می دانید بارے ہمہ یکدل و یک رو شدہ زورے

کنید و در پرواز آئید - شاید که دام برداشته شود
و پریدن صورت بندد -

آخر از دولت اتفاق دام از جائے برگرفته
در پرواز آمدند و صیاد از عقب می دوید زاع
با خود گفت که این چنین واقعه پس از دیر
تظاهر می شود - همان بهتر که برای تجربه خود آنرا
کار ایشان می ستافتم باشم - این اندیشه و از پئے
ایشان می رفت تا آنکه مَطوقه با یاران - خود گفت
که سَوئے آبادانی و باغات پرواز کنیم تا از نظر
این صیاد کوته بین پنهان شویم و چاره کار خود
پیش گیریم - آخر از جانب دشت رو با بادانی نهادند
چون از چشم صیاد پنهان شدند صیاد افسوس گنان
برگشت - کبوتران از صیاد ایمن شده از خلاصی
خود به مَطوقه سخن کردند و آن خردمند بعد
از اندیشه گفت درین نزدیکی موثنی است
زیرک نام از دوستان من و به وفا و مروت
در میان یاران سرآمده است ممکن است که
کار بسته از و کشوده شود -

پس بویرانہ کہ موش دریاں نزدیکی خانہ داشت
 فرود آمدند - چون آواز مٹوقہ بگوش موش رسید
 در ساعت از خانہ بیرون آمد یار خود را بستہ بند
 بلا دید - بے آرام شد و پرسید اے یار عزیز بچہ
 سبب بدیں رنج گرفتار شدی؟ چوں تو کسے با این
 ہمہ دور اندیشی چرا چارہ کار خود نہ جست
 و بدست رنج و محنت خود را گرفتار ساخت؟
 مٹوقہ سرگذشت را در میان آورد و گفت این
 خود ظاہر است اما در معنی چیزے را کہ خدا خواستہ
 باشد تدبیر چہ چارہ سازد! خواهش الہی ماہی را
 از دریا بہ ہوا آورد و مرغ را از ہوا بر زمین
 افکند -

زیرک گفت اے مٹوقہ! دل خوش دار - ہر
 نیک و بدے کہ کہیں میرسد چوں کار فرمائے
 و دائما و توانا و مہربان است عین صلاح است -
 بُد دو صاف ترا حکم نیست دم درکش
 کہ ہر چہ ساقی داد عین الطاف است
 زیرک پس ازین سخنان تسلی بخش بُریدن بند کہ

مُطَوِّقَ بَانَ بَسْتَه شَدِه بُوْد اَغاز کَرْدِه۔

مُطَوِّقَ گُفَت اَچَنجہ مِیکنی دوستی بَجامی آرِی۔ اے
دوست مہربان! نَحْت بند ہاے یارانِ کِشائے۔
پس کِشائِی مَن گِرائے۔ موش سَخَن اَو گُوش نَکَرْدِه
بِکارِ خُود مَشغُول بُوْد۔ مُطَوِّقَ بَہالغہ بیار گُفَت اے
زیرِک اگر رِضائے مَن مِیخواہی رَاہ اَن اِست
کَہ اَوَّل یارانِ مَرا رِہائی بَدِه وِست بَر جان
مَن بَگزار۔

موش نَحْت اِین سَخَن بیار طَرفہ کُفتی مَگر
تُرا بذاتِ خُود اَحْتِیاجے نِیست مَن چَکُو نِہ تَرا
گَزاشتہ بَدِگِیراں پَر وَاِزَم کَہ بَہتَرین اِینہا تُوئی۔
مُطَوِّقَ گُفَت مَرا دَرِین باب نَکو مَہش مَناے اَچَنجہ
مِیگویم بَجا آر کَہ پِشِوائی اِین کُبو تران بَنام مَن نَوشْتہ
اِند۔ اَچَنجہ بَر خَدِشگارانِ لَازِم بُوْد بَجا اَو رَوِند
وَمَرا اَز دَام صِیاد رِہائی بَخْشِیدند۔ اَلْحال لالِی اَن
اِست کَہ مَن ہَم گَرْدَن خُود رَا اَز بارِ خَدِش مَست
اِیشانِ خَلاص سَاِزَم وِکارِ مَہتری بَجا اَرَم چَہ
تَجرِبَہ رُوز گارانِ بَر خُرد مَندانِ جَہان یَقِین شَدِه

است که هر فرماں رواے که آسایش خود طلبد رعیت
 را در هم گزارد۔ آب دولت او تیره شود و
 دیدہ کامرانی او خیره گردد۔ پس مناسب آن
 است که اول سرانجام کار ایشان شود۔
 موش گفت باد شاه در میان رعیت حکم
 جان دارد در بدن۔ پس خردمندان را ملاحظہ
 جان کردن بهتر باشد چه اگر جان بصلاح است
 و در بدن زیانے رود یا که نیست و اگر خدا خواست
 زیان بجان آید از سلامتی بدن چه کشاید ؟
 مَطَوَّقه گفت ترا سرو برگ کار کردن
 بسیار است می ترسم که اگر از کشادن من آغاز
 کنی و ملول شوی یاران در بند مانند اما چون
 من بسته باشم هر چند که ملول شوی مرا در بند
 نخواهی گذاشت۔

موش آفرین بر مرد می مَطَوَّقه کرده بندہائے
 یاران بیرید و در آخر گردن مَطَوَّقه را آزاد کرد
 کبوتران دل شاد شده رخصت گرفته باشیائے
 خود رفتند و موش بسوراخ خود فرو شد۔

زاغ چون دستگیری موش و بُریدن بند بائے
 کبوتران دید بدوستی و ہمدی او میل کرد و با خود
 گفت آنچه کبوتران را افتاد ازان ایمن نتوان
 بُود و از دوستی چنین کس گریز نباشد۔ پس
 آہستہ بدر سوراخ موش آمدہ آواز داد۔ موش
 پرسید کہ کیت گفت منم زاغ۔ با تو کارے
 دارم۔

زیرک موشے باخرد بُود و گرم و سرد و روزگار
 دیدہ و برائے روز بد چندین سوراخ شنائی کہ
 ازان بدر توان رفت راست کردہ۔ چون آواز
 زاغ شنید بر خود پیچید و گفت ترا با من چه کار
 و مرا با تو چه آشنائی ؟ خواست کہ از راہ دیگر
 بدر رود۔

زاغ سرگزشت کبوتران باز نمود و گفت
 ازان باز کہ این حال دیدہ ام دل بر دوستی
 تو بستہ ام میخواہم کہ مرا بہ بندگی خود قبول کنی و در
 دوستان خود شماری۔
 موش جواب داد کہ میان من و تو چگونہ

آشنائی شود و کار بدوستی کجا کشد ؟ ترا از روے دوستی
ما کردن کشتی بر خشکی راندن است واسپ بر روے دریا
تا ختن -

زاغ گفت بہ نیت درست خواہش ننوده ام مرا محروم
مگذار کہ ہر کہ رو بدرگاہ صاحب دولتان کرم پیشہ مند
بہر بدی کہ باشد قبول کنند -

سوش گفت اسے زاغ حیلہ را بگذار کہ خوے شمارا
نیکو می شناسم از جنس مانستی و ہم ازاں خاندانے کہ بہ بد
کرداری شہرت دارند و لغزب نام بر آوردہ اند - در
ہیچ صورت از تو دور اماں نشوم -

زاغ گفت آے زیرک بعقل خود اندیشہ نمائے کہ مرا
از آزار تو چہ فائدہ باشد و خوردن تو چہ سیری آورد و در
پائنداری تو ہزار فائدہ است - سن از راہ دور آمدہ ام -
از مردمی تو دور باشد کہ مرا محروم گردانی و چون باخلاص
درست آمدہ ام آئید وارم کہ بر ضمیر حق پذیر تو پر تو
اندازد -

زیرک گفت گرفتم کہ ترا آرزوے دوستی سن پدید
آمدہ است و بہ گمان فائدہ دل بر دوستی سن نگاری

لیکن باندک سببے سر رشته محبت گسستہ کنی و بدشمنی گرائی
آب ہر چند خوئے آتش گیر و باتش دوستی نہ پذیر و دوست
یا فتن ہماں و کشتن ہماں است۔

زاغ گفت این سخنانکہ از خرد گفتی شنیدم و پسند
گرفتم۔ پیش زانکہ از تو فائدہ یابم آرزوئے ملازمت
تو کرده بودم۔ الحال کہ از پسند ہائے تو بہرہ مند گشتم
بہج زو از در تو باز زوم و آب و دانہ بخورم و آرام بگیرم
تا مگر بہ دوستی خود سر فراز نسازی و حکما گفتہ اند کہ کریاں
و بزرگان زود آشنا شوند و دیر دشمن گردند چون کوزہ
زرین کہ زود راست می شود و دیر می شکند و اگر کج
گردد باندک چیز سے راست می شود و سفلیگان و کوتہ
اندیشاں دیر دوست شوند و زود رنجند چوں کوزہ سفالین
کہ راست دیر شود و زود شکند و اصلاح نہ پذیرد۔ اے
زیرک۔ این سخن و گفتگو بگزار اگر چه من خود را از کریاں
نمی شمارم اما خدمت ایشان کرده ام۔ از سفلیگیاں عار
دارم۔ در دوستی خود مرا راستگو و پا بر جاے خیال کن
کہ مرا بہج وجہ از در تو روئے رفتن نیست از راہ
مردمی سخن مرا باور کن و این کار را بر دل خویش بزرگ

بگردان -

زیرک چون درست کرداری و راست گفتاری از
روئے ورائے او فہمید از راه لطف و مہربانی زبان
بر کشاد کہ مثل تو کہ بجزد مندی و بزرگ منشی آراستہ
است اگر دشمنم باشد خواہان صحبت او باید بود
و از سر آزار خود نباید اندیشید و حال آنکہ ترا دوست
و مہربان خود یافتہ ام در دوستی تو چگونه تاخیر کنم و چرا
بجان خریدار نباشم ؟ این ہمہ گفتگوئے سن برائے آن بود
کہ اندازہ دانش تو می گرفتم و حال ترا معلوم میکردیم کہ
اگر در حق من عذرے کنی عذرے داشتہ باشم و لو ہم
نگوئی کہ دوست سست عنان و زرم شانہ یافتہ و پیش
تو عزیز نباشم چہ از آنجا کہ بے انصافی در سرشت است
ہر چہ باسانی بدست آرند کسر عزیز دارند

پس نزدیک سوراخ آمدہ بایستاد و بابا بروئے
کشادہ سخن دوستی باز اغ در میان آورد و گفت آ
زاغ میراتب دوستی اگر چہ بسیار است اما خردمندان
چهار قسم در آورده اند و چون بدیدہ اندیشہ نظر
کنی بیچ مرتبہ ازین چہار مرتبہ بیرون نباشد اول

دوستی که در میان مال مضائقه نه داشته باشد - دوم
در کار دوست جان فدا کردن آسان داند - سوم
اگر در راه دوستی ناموس برباد دهد غمگین نشود -
چهارم برای خاطر دوست خود از مرغوبات خود بگذرد
و برو دشوار نباشد -

اے زاع اگر چه در زمانه ما بسیار ناکسانند که از پستی
همت و بد اصلی ذات مال را از همه عزیز میدانند
اما بدان که این سخن با آنها نیست با خوش طبع بلند
فطرت است -

زاع چهار مرتبه دوستی را شنیده خوشحال شد
و بد آنچه گفته شد عهد استوار کرد و دل زیرک را از
اندیشه خلاص ساخت و گفت اے زیرک پیش چرا
نمی آئی و از نزدیکی خود مرا چرا خرسند نمی سازی مگر
هنوز اندیشه مانده است -

موش گفت اے خردمند هرگاه عهد اخلاص بسته
شد دیگر گنجایش بدگمانی نمی ماند و گرنه از گوشه کاشانه
برون نیامد می اما اندیشه من از یاران است که خود
ایشان در دشمنی من شل خوئے تو نیست - ترسم که

کے از ایشان مرا بید و بد اندیشی نماید -
 زاغ گفت این اندیشہ ممکن کہ مرا با یاران قرار
 دادے است کہ با دوست بہن دوست باشند و دشمنان
 مرا دشمن دارند -

موش گفت اے زاغ این سخن کہ بیگوئی صورت
 راستی دارد اما میدانی کہ آنرا را با سن دشمنی قدیم است
 و خرد مندان گفتہ اند ہر کہ با دوست دشمنی محبت
 ورزد یا با دشمن دوست در آیزد آورا از دشمنان
 شمر دن مناسب باشد -

فرد

رُوئے دل از دو طائفہ بر تاقین نکوست
 از دوستان دشمن و از دشمنان دوست
 از نیجاست کہ حکما گفتہ اند دوستان سہ گدہ اند یعنی
 دوست و دوست دوست دشمن دشمن و پیمان دشمنان نیز سہ
 نوع اند یعنی دشمن ظاہر و دشمن دوست و دوست دشمن -
 زاغ گفت آنچه فرمودی معلوم شد لیکن دوستی
 من با تو دران اندازہ است کہ ہر کہ دشمن تو باشد
 آورا دشمن خود میدانم و ہر کہ جو یائے رضائے تست

یار من است و دوستی من بحدّی رسیده است که
اگر از چشم وزبان من که دید بان تن و ترجمان
دل اند خلافت تو دریا بم بیک اشارت هر دو را
نمیت و نابود گردانم -

موش از شنیدن این سخنان خوش دل گشته
پیش آمد و زاغ را گرم پرسید و در کنار گرفت
و بایک دیگر بسر می بردند و روزگار بشاد کامی
میگزراشد و موش از آنچه آئین مهاداری باشد
بجای آورد - چوں روزی چند برین حال بگزشت
گفت. اے برادر اگر تو هم اینجا خانه کنی و اهل و عیال
و فرزندان خود را بیاری از دوستی دور نباشد که
این جا نمیت بسیار پر فضا و دلکشا -

زاغ گفت در خوبی جا و لطافت هوا شک ندارم
لیکن بسر راه واقع شده است - پیوسته از آمد و شد
رگزراں اندیشه آسبیده باشد - در فلان جا مرغزار
است و گلشن و سنگ نیست از دوستان من اینجا خانه دارد
و طعمه در آن نزدیکی بسیار بهم می رسد و از آسب
حوادث روزگار آسین توان بود - اگر بفرمائی با اتفاق

آنجا رویم و زندگانی باقی مانده . باہم بخوشحالی
بگزاریم ۔

موش گفت بیچ لغت برابر ہمراہی تو نمی دانم۔ ہر
جا کہ روی جدائی پندارم و این خانہ نیز وطن اصلی من
نیت۔ بے اختیار اینجا افتادہ ہوں۔ قصہ من اگرچہ
دراز است اما بر چیز ہائے عجیب و غریب اشتهال دارد۔
چون آرام گاہ قرار یابد۔ اگر خاطر می خواستہ باشد
انکہ از بسیار باز گویم۔ سخن بدین قرار یافت و زاغ دم
موش گرفتہ رُوئے بخانہ سنگ پشت نہاد سنگ
پشت از دور سیاہی زاغ بدید۔ از ترس آب
فرورفت زاغ موش را آہستہ از ہوا بر زمین نہاد
سنگ پشت را آواز داد۔ سنگ پشت آواز آشنا
شنیدہ از آب بر آمد و بدیدار یار گرمی شاد کام
شد و گفت "اے یار ورین مدت کجا بودی و چہ حال
داشتی"

زاغ قصہ خویش را از آغاز دامن انداختن صیاد
تا حال کیوتران بہ تفصیل بیان کرد و گفتگوئے کہ
در آرزوے دوستی زیرک گزشتہ بود باز گفت۔

سنگ پشت حقیقت حال دانستہ بیدار موش خوشی
وخرمی نمود و شرایط ممانداری ویار پرستی بجا آورد
و موش را منزل مناسب تعیین فرمود و ہر کدام بجائے
خود رفتہ بشاد کامی مشغول شدند۔

چون ماندگی سفر بر انداختند و دران جائے دلکش
بیا سووند روزے زاغ بیدین زیرک آمد و گفت
”اگر سرو برگ سخن داری از سر گذشت خود کہ وعدہ
کردہ بودی با سنگ پشت باز گوئی تا سخن پردازم
و خرد مندی تو آچنان کہ باید معلوم سنگ پشت
گردد و رابطہ دوستی و یک جہتی استوار شود و مرا
نیز سرمایہ دانش بہم رسد۔“

موش با سنگ پشت آغاز سخن کرد و گفت۔
اے برادر! وطن اصلی من کامروپ بودہ است
کہ شہرے است از ہندوستان و من دران شہر
بگوشہ زاہدے جائے گرفتہ بودم و موشے چند در گرد
من فراہم آمدہ بودند۔ یکے از خیر اندیشان ہر صبا
برائے زاہد خوردنی آوردے۔ زاہد پارہ ازان بہ چاہ
بکار بردے و باقی برائے شام ذخیرہ ساختے من منتظر

فرست می بودم و چون او از خانه برون می رفت
 فی الحال خود را در سفره افکند و بفرایغ دل آنچه
 بایسته بخورد و دیگر بر موشان قسمت کرد و می
 زاهد هر چند از برائے دفع من حیلہ بامی انگیخت
 سودمند نمی آمد تا شبی همانے بخانه زاهد آمد و پس
 از لوازم ممانداری زاهد پرسید که از کجای آئی و رو
 بکدام جانب داری ؟ مہمان آنچہ در خاطر داشت جواب
 داد و آنچہ زاهد می پرسید بتقریر و لیدیر یک یک را جواب
 پسندیدہ می گفت و من وقت را غنیمت دانستہ باگروہ
 خود در کار خوردنی مشغول بودم و زاهد بجت آنکہ
 موشان دور شوند در میان سخن او دست برہم می
 کوفت و مہمان بہ ستر آں نہ رسیدہ نشان بے حرمتی و
 بے ادبی فہیدہ خشناک گشتہ گفت "اے زاهد در میان
 سخن دست برہم کوفتن گویندہ را سخرہ گرفتن است
 این روش ناپسندیدہ از آئین درویشی دوراست"
 زاهد عذر خواست و گفت "حاشا کہ سخرگی از من
 ظاہر شود۔ این دست برہم کوفتن من برائے رماندن
 موشان است کہ درین کاشانہ ہجوم کردہ اند و ہرچہ

از خوردنی بہم رسد در می جہا بند۔

مہمان راستی خاطر شد و پرسید ہمہ موشاں خیرہ
اند یا بعضے از آہنا پیشتر دلیر اند؟

زادہ گفت ”یکے از ایشان بسیار دلیر است کہ
رُوبرو بے اندیشہ ہمہ خوردنی از دستر خوان می رباید
مہمان بزادہ گفت ”بخاطر می رسد کہ دلیری آن
موش بے سیبے نخواہد بود و ظاہر چناں است کہ در
خانہ نقدے دارد کہ پشت گرمی آن دلیری و تیزی
می نماید۔ اگر مفلس و بے نوا بودے این تازگی از
حال او ظاہر نشدے چہ گفتہ اند کہ آنکس کہ بے زر
است چوں مرغ بے بال و پر است۔ بیاتما سوراخ
موش را زیر وزیر کردہ بنگریم کہ سرانجام کار
بکجا می کشد۔“

زادہ فی الحال تیرے حاضر گردانید و سن آن سائے
در سوراخ دیگر بودم و آنچہ با یکدیگر می گفتند می شنیدم
در کاشانہ من ہزار وینار زر بود کہ ہراں غلطیدے
داز تا شائے آن مرا خوشی و خوشحالی روی می داد۔
آخر الامر مہمان خانہ مرا بشکافت و ہر چہ سرمایہ شادمانی

بود از زر ہمہ برگرفت و بزاہد گفت "ایں بود مایہ ولیری
 پس ازیں حرکت ناپسندیدہ نخواہد کرد" و من این سخن
 بشنیدم و نشان ناتوانی در خود زمان زیادہ می دیدم
 و اندیشہ گزاشتن آنجا می کردم - بیشتر روزگارے نگزشت
 کہ موشان دیگر کہ مکر بندگی چست بستہ بودند و از
 روئے اخلاص خدمت می کردن آن روش را بر
 گردانیدہ چشم بسکی می دیدند چو آشنایان آتش و دوستان
 نان بودند از من روگردانی کردہ بدشمنان پیوستند -
 بخود می گفتم کہ ازین آرزوہ خاطر نباید بود - مشل
 مشہور است کہ ہر کہ مال ندارد یاد ندارد و مرد تہیت
 ہر کاریکہ آغاز کند تمام نشود و آرزوے کہ از دل او
 سر برزند میسر نگردد - چون آب باران زمستان کہ بدریا
 نتواند رسید و از کم مایگی و بے مدوی در راہ ہا آخر
 شود - بزرگان گفتہ اند ہر کہ برادر نہ دارد ہر جا کہ افتد
 غریب باشد و ہر کرا فرزند نہ بود نام او از روزگار بر
 افتد و ہر کہ مفلس و بے چیز بود از دوستان بہرہ نیابد -
 تہیدستان را ہیچ دوست نباشد و دوستی سفلہ ہا و پست
 ہمتاں بر عرض خود می باشد - نہ از وفا اثرے دارند و نہ

از مروتی خبری -

مثنوی

این دغل دوستان که می بینی گساستند گرد شیرینی
تا طعمی که هست می نوشند همچو زنبور بر تو می جوشند
باز وقتی که ده خراب شود کیسه چوں کاسه رباب شود
ترک صحبت کنند و عنخاری دوستی خود نبود پسنداری
راست گویم سگان باز آرند کاستخوان از تو دوست تر دارند
و گزاردند گان سخن آورده اند که بزرگے را پرسیدند
”چند دوست داری“ ؟

گفت ”نمی دانم - روز گارے آراسته دارم - همه
کس لاف دوستی می زنند - اگر مال و جاه از من رود
معلوم گردد که یار کیست و اغیار کدام ؟ روز آزمائش
دوستان و امتیاز ایشان از دشمنان روز بینوائی
است“

حکیم را پرسیدند ”سبب چه باشد که مردم بد دوستی
مال داران می گزینند و به بے در مان کم مایه آشنائی
نمی کنند“ ؟
جواب داد مال محبوب خلق است خود را نزد هر کس

کہ مال داشتہ باشند می رسانند و تقطیم او بجا می آرند
و چون مال از دست برود پیرانش نگرند۔

درین محل یکے از موشان کہ بیشتر از ہمہ لاف
اخلاص زدے و ہر لحظہ صحبت مرا سرمایہ سعادت
جاوید دانستے بیگانہ وار بر من بگزشت۔ من اور اطلبیدہ
گفتم: ترا چہ واقع شد؟ آن ہمہ مہربانی و دوستی کہ
داشتی کجا رفت؟

آن بیوفایان و درہم کشیدہ بد رشتی پیش آمد و گفت
ایہ شخصے بودہ۔ مردم ہیج یکے را بہر زہ لازمست
نکنند۔ آن لحظہ کہ درم داشتی و کرم می نمودی ما ہمہ
طاہر مان تو بودیم۔ الحال مفلس شدہ خواہش بیہودہ
چرا می کنی؟ از پیشینان بہن رسیدہ است کہ مفلس چنانکہ
از لذت دنیا محروم است بسا باشد کہ از رضائے الہی
نیز محروم ماند چہ بے زری و احتیاج اورا بردزدی
و نا راستی دارد۔ پس با چنین کس دوستی و رزیدن
لائی نیست۔

من گفتم: بیوفائی بگزار و از سخنان بیوفایان بگذر۔
بیش ازین بیثباتی نفس خود نکویش فقر منما کہ پسندیدہ

خروندان و ستوده خدا طلبان است
 پس روئے ازان موشان بر تافتم و بار دیگر بسورخ
 شتافتم۔ دیدم کہ زر با رازاہد و مہمان بر یکدیگر قسمت
 کردند۔ و زاہد حصّہ خود را در خریطہ کردہ بزر بایں
 نہاد۔ طمع شوم باز مرا در جنبش آورد۔ با خود گفتم کہ
 اگر ازان زر چیزے بدست آید سرمایہ شادمانی و پیرایہ
 کامرانی گردد و دوستان و برادران بخدمت رغبت
 نمایند و مجلس آراستہ و صحبت پیراستہ گردد۔
 درین اندیشہ چنداں صبر کردم کہ بگفتند۔ آگاہ آہستہ
 آہستہ متوجہ بایں زاہد شدم و مہمان کار دیدہ خود را
 در خواب انداختہ از من باخبر بود۔ ہمیں کہ نزدیک
 شدم چو بے بر پایے من زد کہ از رنج کوفتہ شدم
 و پایے کشاں بسورخ رفتہ در پے دربان خود شدم۔
 چوں در آرامش یافت بار دیگر طمع شوم مرا از خانہ
 خود بر آورد این بار مہمان زاہد چو بے بر تارک من
 زد کہ بچیلہ بیار خود را بسورخ افکندم و بیہوش اقدام
 واز درو آں زخمی لذت مال فراموش شد۔ آخر دانستم کہ
 سر ہمہ بلا با طمع است۔ تا مرغی طمع در وانہ نکلند بہتہ دالم

نشود و تا آدمی در آید و از نکشاید بخاری و زاری نگراید
عجب از کسانیکه راحت در بسیاری مال طلبند و ندانند که
از کجی آسائش توان یافت و بزرگی در جمع کردن مال
دنیا جویند و ندانند که از ترک آن بدرج بلند
توان رسید.

پس کار من ازین سرگزشت بآنجای رسید که نهال
طمع از زمین دل برکندم و از شاخسار رضایمیه قناعت
بدست آوردم. سر بر خط روزگار نهادم و بسر نوشت
ایزدی رضا دادم و با خود گفتم که دنیا ازین حادثه با از
بدی خود خبر می دهد و سعادت مندان را آگهی می دهد
که هیچ دولتمانه نیست که اثر مکر او بآن نرسیده است
کرا برافراشت که نیفتد و کجا نهال نشاند که از پنج
و بار بر نکند؛ یا که تکلف نمود که خویش نخورد و بر که در
دولت کشود که هزار محنت از پیه او در نیارود؛ این
بیوفا بآن نمی ارزد که براس او رنج ببرد و غم بود
و نبود و غصه زیار و سود او خورند.

بعد ازین واقعه از خانه زاهد برآمده بصحرای آمدم
و در گوشه قناعت بهرمی بردم تا بتقریب دوشی کبوتر

بازار آشنائی دست داد و عقد یک جہتی باو بستہ شد
 و او خوبیاے ترا با من باز گفت و نامانہ دوستی تو
 در دل من جا گرفت۔ بہر اہی بازار باشیانہ تو آدم۔
 شکر خدا کہ بصحت تو خرسند شدم۔ امید کہ بہر اہی
 تو مرا بسر منزل مقصود رساند۔ این است سرگزشت

من
 سنگ پشت چون اینہا بشنید آغاز مہربانی و دستار
 نمودہ گفت "چنانچہ تو بہر اہی و دوستی من سرگرم
 شدہ من نیز در یک جہتی امید وارم کہ این رابطہ
 محبت استوار گردد و شکر خدا کہ از تجربہ تو مرا پندے
 تمام رسید و فائدہ ما بر گرفتہم و روشن شد کہ خردمندان
 را درین جہاں باند کے خرسند باید بود و دست خواہش
 پیش ہر کس نباید دراز کرد و ہر کہ بگوشہ و گوشہ
 قناعت نگزیند بدو آل رسد کہ جہاں گر بہ حریف
 رسید"

انتخاب رقعات مالگیری

رقعه - همین پور سلطنت - برای اضافه پسر چار میں
 که ظاهراً بسیار دوست میدارند عرضداشتیکه نوشته بودند
 بمطالعہ در آمد - بیش مراتب خرد بر بزرگ امکان ندارد
 طرفه ترانیکه آن فرزند که خبر خانه خود ندارند خبر
 پرداخت پسر از کجا یافتند - بهر حال -
 ع - عمرت دراز باد که آنهم غنیمت است
 بیاس خاطر آن فرزند بطور دیگر رعایت کرده
 خواهد شد -

رقعه - فرزند عالیجاه - ذالی انبه مرسله آن فرزند
 بذالقه پدر پیر خوشگوار آمده برای نام انبه گنام استدا
 نموده اند چون آن فرزند جودت طبع دارند روان دار
 تکلیف پدر پیر چرانی شوند - بهر حال بعد از سن در سنا
 بیاس نامیده شد -

رقعه - فرزند عالی جاه محمد عظم حفظه الله تعالی و سلم
 ظاہر اور سواری خیلے جلد و تند میروند - چنانچہ سید سائبان
 بردار ایشان از پا افتاد و زندگی را جواب داد - مدتی
 در حضور بی حضور مانده طریق سواری دیدہ اند چرا خلاف
 آن پسندیدہ اند -

فرد

آہستہ خرام بلکہ مخرام زیر قدمت ہزار جانست
 رقعه - فرزند عالی جاه با ظہار جا سوسان معلوم شد
 کہ شاہراہ از بہادر پور تا نجستہ بنیاد خالی از مخاطرہ نیست
 قطاع الطریقان مال ہو پار بیان و سا فرین لغارت می
 برند و متردوین با میت نمی توانند آمد و رفت نمود -
 ہر گاہ در قرب لشکر ما و شاہین حال بودہ باشد و اسے
 بر حال طرقت دور دست - معلوم میشود کہ منہیاں اخبار
 مقبر بآن فرزند نمی رسانند - از آنجا کہ غفلت و پیے
 پر وائی خلاف طریق ریاست و جہانبا نیست کاتبان
 جدید تہدید لتین نمایند و عملہ و فعلہ پیشین را بسزا
 رسانند و فوجے مستعد مقرر سازند کہ استیصال مفسدان
 از پنج و بن کردہ شاہراہ از شر جماعت حرامیای پاک

سازند تنگ بد عملی تاکے گوارا تو اں کر دے۔
 من نیگیوم زیاں کن یا بنگر سود باش اسے ز فست بخیر در ہر چہ باشی زود باش
 رقعہ - فرزند عالی جاہ - شغل و عمل عامل محال جاگیر آن
 عالیجاہ از فرد مرسلہ سواغ نگار ظاہر میگردد - غفلت از
 روز جزا چرا !

ع - داد داد از دست غفلت داد داد
 رقعہ - فرزند عالی جاہ گلشن رواں نام اسپ پهلواری
 کہ آن عالی جاہ برائے سواری ما فرستادہ اند بسیار پسند
 کردیم خرامش بایال و جمال ہمہ صفات فرسیت دارد -
 بر اسپ نیلو فروچا چندن کہ بتواتر سوار میشوند ظاہرا
 از سواری آنها پر مخطوط اند و اسپ ترکی بنام خوشخرام
 و صبار قمار پیشکش امانت خاں کہ در اہتمام الہ یار خاں
 تیار شدہ اند برائے آن فرزند میفرستادیم - اما آختہ
 بیگی ممسک اشک میریزد کہ اسپان خوب چرامید ہند -
 بہر حال ما خواہیم فرستاد -

رقعہ - فرزند عالی جاہ - اسپ ترکی کہ این مرتبہ فرستادہ
 اند صورت و سیرت خوب دارد از اسپ اولیں ہم خوب
 برآمد سبک سیر نام گذاشتیم کہ اسم با اسمی باشد -

رقعہ - فرزند عالی جاہ - سپہ سالار شمشیر خاں چرا جہا شدند
 استغنائے آنہا بے سببے نخواہد بود - قدما را باندگی حرف
 بر انداختن و از جدیدان توقع کار داشتن محض بے معنی -
 ما آفتاب مشرق بدیوار و ایشان در چنین خیال بہر حال
 اگر در حضور اقدس بیایند و منصب پادشاہی اختیار نمایند
 مضائقہ نداریم -



انتخاب از تالیف زینب الزمان مرزا محمد شیرازی

ذکر بادشاهی فردوس مکانی ظہیر الدین محمد بابر
بادشاہ در مملکت ہندوستان

در زمانے کہ عمر شیخ مرزا در شہر اند جان بود
در ۸۸۳ھ مطابق ۱۵۱۵ء فروری ۸۳۳ھ عیسوی از بطن
تعلق نگار خانم و ختم یونس خان فرزند سے بوجود
آمد موسوم بہ محمد بابر میرزا گردید چون بہ سن
دوازده سالگی رسید از جانب پدر ایالت خطہ
اند جان یافت۔ چون عمر شیخ مرزا در چہارم رمضان
۸۹۹ھ از بام افتادہ رحلت نمود۔ محمد بابر میرزا اتفاقاً اہل

پنجم ماه مذکور به تخت حکومت اند جان نشست. و خواجه
 عبداللہ احرار کہ قطب وقت بود اسم اورا نصیر الدین
 محمد نهاد. بعد ازان در ماوراءالنہر با سلاطین چغتائی اوزبک
 جنگیدہ سمرقند را سخر نمود چون سلاطین اوزبک بخیال
 تسخیر ماوراءالنہر لشکر عظیم بست بخارا کشیدند طاقت مقاومت
 در خود ندیدہ متوجہ بدخشان گردید. و بدخشان را متصرف
 شدہ در اواخر سال ۹۱۰ هجری کابل را ہم بدست آورد. در
 سال ۹۱۳ هجری قندہار را تسخیر نمود (تا این زمان اولاد امیر تیمور
 را مرز می گفتند) حکم داد بعد ازیں مارا بادشاہ گویند و در
 آخر این شاہزادہ محمد ہمایون در کابل تولد یافت و چون
 در سال ۹۴۲ خان میرزا حاکم بدخشان فوت شد بابر شاہ
 شاہزادہ ہمایون را کہ سیزدہ سالہ بود بکومت آن
 ولایت نامزد ساخت بابر شاہ پانزدہ سال در ماوراءالنہر
 کابل حکومت نمود در آئین اکبری مر قوم است کہ بابر شاہ
 بیرون کابل در دامنہ کود حوض کوچکی از سنگ مرمر
 ساختہ بود از شراب پر می کرد. و بامروم خوش طبع
 دران جا بزم نشاط می داشت و این بیت مکرر می
 خواند.

بیت

نوروز نو بهار می و دلبران خویش بابر به عیش کوش که عالم دوباره نیست
 و در سال ۹۳۲ هجری عزیمت تسخیر - هندوستان را
 نموده متوجه آن سمت گردید - چون نزدیک دہلی رسید
 سلطان ابراہیم لودی بایک لک سوار و ہزار زنجیر فیل
 در میدان پانی پت کہ بہ دہلی سہ منزل است نزول نموده
 قریب یک ہفتہ ہر دو لشکر باہم زد و خورد می کردند
 تا آن کہ روز جمعہ ۸ رجب ۹۳۲ لشکر صف آرائی
 نموده از جانبین جنگ ہائے مردانہ می کردند - بہادران
 لشکر بابر سی داد مردانگی می دادند - چون تا ئید التی ہم
 عنان سوکب بابر می بود نیم فتح بر پرچم علم اقبال بابر می
 وزیدہ شکست بر سپاہ افغان افتاد و سلطان ابراہیم
 با جمعی از مقربان کشتہ گشتند - و سلطنت ہند بعد انقضائے
 یک صد و سی و یک سال از فتح اسیر کہ در این مدت
 نہ بادشاہ از اولاد افغانہ بر تخت دہلی نشستہ بودند -
 نصیب بابر بادشاہ گردید - بعد از فتح دواز دہم شہر بلور
 داخل دہلی گردید - و بر تخت سلطنت مجلس نموده فرمانروا
 ہما لک ہند گشت - بعد ازان شاہزادہ ہمایوں را با گرہ

فرستاد در تاختن آنجا را ضبط نماید. شاهزاده چون باگه رسید بکرامت راجه نام از اولاد حکام گوالیار الماسه بشاهزاده پیشکش نمود که هشت مثقال وزن داشت شاهزاده اموال و خزانه آن جارا تصرف نموده مراجعت نمود و چند گاه در خدمت بادشاه توقف نموده ازان مرضی گرفته روانه سنبلی شد. بعد از شش ماه بعارضه تب مبتلا شده بادشاه او را بحضور طلب نموده معالجه کرد. قدری ازان بیماری سبکبار شده بادشاه بهماں مرض مبتلا گردید چون آثار انتقال از وحیات احوال بادشاه ظاهر گشت ارکان دولت را حاضر ساخته نخست لضاخ بلند و وصایای ارجمند که سرمایه سعادت ابدی بود نموده شاهزاده بهمایوں میرزا را ولی عهد و جانشین خود ساخته و امر را بتسلیم شاهزاده امر نمود. آخر الامر در ششم جمادی الاول ۱۱۳۵ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۷۵۳ در چهار باغ آگره بر حسب این دی پیوست و در باغی که الحال نوز افشان مشهور است و آن باغ اکنون در قبضه هندوئی است و وے او را به آرام باغ موسوم نموده شش ماه برسم امانت نگاه داشته جنازه اش را به کابل برده دفن نمودند.

ذکر سلطنت جنت مکانی نورالدین محمد جهانگیر بادشاه غازی

در سال ۹۷۷ هجری مطابق ۳۱ - اگست ۱۵۶۹ء محمد جهانگیر از بطن جو ده بانی بوجود آمد - در آن وقت که محمد اکبر شاه مرلیش بود شاهزاده محمد جهانگیر بعزم ملاقات پدر از آلباد به آگره آمد - هنوز در بین راه بود که بادشاه رحلت نمود - اکثر امارا و اعیان به سلطنت سلطان خسرو ولد محمد جهانگیر که در ریغان جوانی در خدمت جدگرامی حاضر بود اتفاق داشتند - و شیخ فرید که از امارای معتبر آن سلسله بود مخالفت جمهور را اختیار کرده مذکور داشت - که با وجود ولد ارشد مهام سلطنت به پسر زاده خالی از اشکال نیست - امارات ترک آن اراده را ننموده به سلطنت جهانگیر راضی شدند - و محمد جهانگیر شاه در ماه ربیع الثانی سال ۱۰۱۳ - هجری در اکبر آباد بر سریر سلطنت جلوس نمود - سلطان خسرو که مدعی سلطنت بود چون حال

بدین منوال دید با جمعی که شریک مصلحت و محل اعتماد و
 بودند از اکبر آباد برآمده راه خود سری پیموده تا حدود
 لاہور رفت و در آنجا جمعی از جنود چغتائی و افغانان بدو
 پیوستہ قریب دوازده ہزار سوار فراہم آوردہ بطرف
 اکبر آباد آمد آمادہ جنگ شد۔ در اول حملہ از لشکر بادشاہی
 شکست خوردہ فرار نمود۔ بادشاہ بہ اطراف ممالک فرمان
 داد کہ ہر جا سلطان خسرو را یابید و شکار کردہ بحضور فرستند
 تا آن کہ برکنار لاہور کشتی بانان اورا گرفتہ بہ قلیچ خان
 حاکم لاہور خبر دادند۔ خان موصوف اورا بحضور بادشاہ
 فرستاد۔ بادشاہ فرمود خسرو را بہ زندان فرستند۔ و ہم
 رفقائے او را بردار کنند۔ در سال ششم از جلوس نورجہان بیگم
 صبیہ مرزا غیاث بیگ را خواستگاری نمود۔ و با و محبت
 رسانیدہ کہ در آخر عہد نام بیگم در سکہ نقش مے شد چہنہ

شعر
 بکلم شاد جہانگیر یافت صد زیور بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر
 و بادشاہ ہمیشہ می گفت کہ من سلطنت ہند را بہ
 نورجہان بخشیدم و مرا بجز نیم سپر کباب و یک سیر شراب
 ہیچ در کار نیست۔ بالجملہ جہانگیر بہ نیر وے طالع وقت

بخت از قذحار تا دریائے عمان و کابل تا سرحد بنگالہ در
 حیطہ تصرف درآمد و دور ^{۳۳} بہ کشمیر توجہ نمود۔ در
 آنجا کسٹرمزاجی بہم رسانیدہ۔ رایات عالیات بجانب لاہور
 با شہزاد آمد۔ در اثنائے راہ روز یک شنبہ بیت و نہم
 ماہ صفر ^{۳۴} مطابق بیت و ہشتم اکتوبر ^{۱۶۶۷} بعالم
 جاودانی سفر کرد و نص آؤرا بہ لاہور فرستادہ در باغی
 کہ نور جہان تعمیر کردہ بود بخاکش سپردند۔ ۲۲ سال
 ۸ ماہ شاہی نمود۔

انتخاب از کتب جدید ایران

— مکالمات —

تعلیمات مدنی

س - تمدن چیست ؟
 ج - تمدن عبارت است از اجتماع انسان در شهر و
 قصبات و غیره و بایکدیگر الفت گرفتن و آمیزش کردن
 و حوائج خویش را به معاونت یکدیگر بر آوردن -

س - اصول تمدن چیست ؟
 ج - اصول تمدن عبارت است از کسب علوم و معارف
 و صنایع و ترویج تجارت و ثبات در اصول مذہب و تهذیب
 اخلاق -

س - انسان متمدن کدام است ؟
 ج - انسان متمدن آنست که همیشه مایل با اتحاد و اتفاق
 با امثال خود بوده و در تکمیل صنایع و فنون کوشش می
 نمایند و لزوم میان شان اشخاص عالم و تاجران صنعت گرد و غیر

ظہور می نمایند و برائے آسایش خویش و شهر و قصبہ و قریہ بنامی
کنند و مجالس شرعی و عرفی و سیاسی و غیرہ تاسیس می نمایند۔

س۔ انسان وحشی کیست؟

ج۔ انسان وحشی آنست که در بیابان ها و جنگل ها سر
گردان بسر برده و از میوه جات و برگ - نباتات - و شکار
حیوانات سد جوع نموده و تمام عمر خویش را بجمالت و بدختی
گذرانیده و مانند سباع بیکدیگر اذیت و آزار می رسانند۔

س۔ انسان چادر نشین کدام است؟

ج۔ انسان چادر نشین آنست که در بیابان ها زیر
چادر با زندگانی نموده و بر حسب اختلاف فصول تغییر مکان
داده و سرچشمه معیشت ایشان از گله چرانی و کار های دیگر
است قبیل شبانان و ایلات که مانند وحشیان اوراک عمارت
ساختن و آبادی نداشته و از خود هیچ اثری نمی گزارند۔

س۔ در تعلیمات مدنیہ از چه گفتگو می شود؟

ج۔ در تعلیمات مدنیہ از حقوق ملت و اساس دولت
و روابط آن با یکدیگر گفتگو می شود۔

س۔ ملت چیست؟

ج۔ ملت جماعتی است که در مبدأ تاریخ و لسان و

عبادت و آداب یکسان باشند -

س - دولت کراگویند ؟

ج - دولت عبارت است از ہمیتی که امور سیاسیہ مملکت را اداره می نمایند -

س - حقوق ملت چیست ؟

ج - حقوق ملت عبارت است از آزادی و مساوات و حاکمیت -

س - آزادی چیست ؟

ج - آزادی عبارت است از اینکه شخص هر کارے را که میل دارد بکند بشرط آنکه ضررے بدیگران وارد نیارد -

س - مساوات چیست ؟

ج - مساوات عبارت است از اینکه عموم افراد ملت در مقابل امور سیاسی و ملکی متساوی الحقوق می باشند -

س - خانواده چیست ؟

ج - خانواده عبارت است از پدر و مادر و فرزندان ایشان که غالباً در یک خانه سکنی داشته باشند -

س - وظیفه شخص نسبت به پدر و مادر چیست ؟

ج - وظیفه شخص نسبت به پدر و مادر آنست که ایشان را

استقام نموده و اوامر مطاعه آنان را بحری ساخته تا بتواند در حق
شان یغنی نموده و اسباب رنجش ایشان را فراهم نیاورد.

تاریخ

س - تاریخ چه علی است ؟
ج - تاریخ علی است که از حالات گذشتگان گفتگو نموده
و سلاطین و رجال بزرگ و حکما و شعرا را هر زمان را توصیف و درجه
تمدن و تربیت علم و صنعت و اخلاق و آداب هر ملت را بیان می نماید -
س - و السنتن تاریخ برای ما لازم است ؟
ج - بر افراد هر ملتی واجب است که تاریخ وطن خود را بداند
و از اعمالیکه باعث عزت و افتخار یا ذلت و افتقار آنان شده بخوبی
مسلوق و از کارهاییکه موجب انحلال و انقراض آنان گردیده اجتناب نماید -
س - وسعت خاک ایران در قدیم چه قدر بوده ؟
ج - مملکت ایران در زمان قدیم خیلی وسعت داشته و چهار
برابر ایران حالیه بوده است -

س - ایرانیان قدیم با ایرانیان حالیه چه تفاوت داشته اند ؟
ج - ایرانیان قوم خیلی قدیمی هستند و با ایرانیان حالیه از حیث
اخلاق و آداب و کیش و مذہب و خط و زبان خیلی تفاوت داشته اند -

س۔ صفات ایرانیان قدیم چه بوده ؟
 ج۔ ایرانیان قدیم راستگو و وطن پرست و خوش اخلاق و مہمان دوست و شجاع و دلیر و اسلحہ آہنا شمشیر و نیزہ و کمان و سپر بودہ است ۔
 س۔ ایرانیان قدیم موحّد بودند یا مشرک ؟
 ج۔ ایرانیان قدیم موحّد بودند یعنی بجائے یگانہ معتقد بودند و اورا ہورمز دینی نامیدند ۔

س۔ ایرانیان قدیم چه مذہب داشتند ؟
 ج۔ ایرانیان قدیم زردشتی مذہب بودند یعنی پیغمبرشان زردشت نام داشتہ کتاب آسمانی آہنا موسوم بہ اوستا و زند کہ شرح اوستا می باشد ۔
 س۔ خط و زبان ایرانیان قدیم با ایرانیان حالیہ چه تفاوت دارد ؟
 ج۔ ایرانیان قدیم یک قسم فارسی حرف می زدند کہ حالا نامی قیمیم و خط آہنا خط میخی بودہ ولی زبان حالیہ ما فارسی مخلوط بعربی و خط ما خط نستعلیق است ۔

س۔ سلسلہ اول پادشاہان ایران را چه می نامند ؟
 ج۔ سلسلہ اول پادشاہان ایران را پیشدادیان گویند ۔
 س۔ اول پادشاہ پیشدادی کیست ؟
 ج۔ اول کسی کہ در ایران بسلطنت رسیدہ کیومرث نام داشتہ این بادشاہ ترتیب لباس و وقتن و غذا پختن را بہ مردم آموخت ۔

س۔ استخر کجا واقع است ؟
ج۔ استخر شہرے است در فارس و خرابہ ہائے آن ہنوز باقی
و معروف بہ تخت جمشید است ۔

س۔ چالیش جمشید چہ نام داشتہ ؟
ج۔ چالیش جمشید ضحاک عرب است و او پادشا ہے بود
ظالم و سفاک ۔ گویند روے دوش ہائے ضحاک دوسلحہ و بے قیدہ
بعضے دو مار بودہ و برائے مرہم آن ہر روز دو نفر آدمی کشت و مغز
سر آنہا را روے آن دوزخ می گذاشت ۔

س۔ نتیجہ ظلم ضحاک چہ شد ؟
ج۔ آخر مردم از ظلم ضحاک بہ تنگ آمدہ آہنگری کا وہ نام
کہ از اہل صفہاں بود چرم پارہ بر سر چوب کرد و آن را علم قرار داد مردم
در تحت آن بواجع شدہ بر ضحاک بشوریدند و او را گرفتہ رسانیدند ۔

س۔ علیہ راکہ کا وہ از چرم پارہ ساخت چہ شد ؟
ج۔ علیہ راکہ کا وہ آہنگر از چرم پارہ ساخت درفش کاویانی
نام نہادند و آن را بجوہر زینت دادہ در جنگ ہا اسباب نصرت می داشتند ۔
آخر آن علم در جنگ قادیسیہ بدست اعراب افتاد و جوہر آنرا بردند ۔

س۔ بعد از ضحاک کسے بسلطنت رسید ؟
ج۔ بعد از ضحاک فریدون کہ از اولاد جمشید بود بیادش ہی

- رسید و این پادشاہ بداد و دہش معروف است -
- ج - گویند این پادشاہ مملکت خود را میان سہ پسرش قسمت کرد ایران را بایرج - و شام را بہ سلم - و ترکستان را بہ تور و گذار نمود - بعضی از مورخین وجہ تسمیہ ایران و توران را بہان اسم ایرج و تور میدانند -
- س - سلسلہ دوم سلاطین ایران را چہ می نامند ؟
- ج - سلسلہ دوم سلاطین ایران را کیان گویند ؟
- س - اول پادشاہ این سلسلہ کیست ؟
- ج - سر سلسلہ سلاطین کیان کی قباد نام داشتہ کہ از اولاد منوچہر و پادشاہ عادل و رعیت پرور بود - این پادشاہ با فرا سیاب تورانی جنگ ہائے بسیار کرد و در این جنگ ہا رستم پسر زال کہ از پہلوانان مشہور است تورانیان را شکست داد تا صلح کردند -
- س - بعد از قباد کس پادشاہ شد ؟
- ج - از قباد پسرش خسرو یا کسری بسطنت رسید و او لقب بانوشیردان عادل و از بزرگ ترین سلاطین معروف است -
- س - وزیر بزرگ را نوشیردان چہ نام داشت -
- ج - نوشیردان وزیر عاقلی داشت کہ بزرگ چہر نام داشتہ -
- س - پنجمین ماورچہ زماں متولد شدند ؟
- ج - حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در اواخر سلطنت نوشیردان

در شهر که پایه تخت عربستان متولد شدند -

س - خسرو پرویز چگونگی پادشاهی بود ؟

ج - خسرو پرویز آخرین پادشاه بزرگ ساسانی می باشد که بکثرت گنج و مال و حشمت و جلال مشهور است -

س - آخرین پادشاه ساسانی چه نام داشته ؟

ج - آخرین پادشاه ساسانی یزدگرد سوم است در زمان سلطنت او ابوبکر خواست ایران را بگیرد و عمرش و فانی کرده درگذشت -

س - کس دولت ساسانی را منقرض نمود ؟

ج - چون نوبت خلافت بعمربن عبداللہ بن عباس بن ابی طالب رسید با ایرانیان بنای جنگ را گذاشت و در سه جنگ اول قادیسیه دوم در جلولای سوم در نهاوند ایرانیان شکست خوردند و یزدگرد مدت ده سال فراری بود آخر بدست آسیابانی در مرو در شعله بیست و هجری مقتول و دولت ساسانی منقرض گردید -

س - مدت سلطنت ساسانیان چه قدر است ؟

ج - مدت سلطنت ساسانیان چهار صد و پانزده سال طول کشید و پائے تخت آنها در مدائن نزدیک بغداد است -

س - مملکت ایران چند سال در تصرف اعراب بود ؟

ج - مملکت ایران سی و شش سال در تصرف

اعراب بود ولی در این مدت فقط دولیت سال اقتدار کامل داشتند۔
وبابین واسطہ وضع زندگانی ایرانیان درین مدت خیلے تغیر کرو۔

س۔ ظہور دولت اسلام در احوال ایرانیان بلغیرے داد یا خیر؟
ج۔ چون اعراب مملکت ایران را تصرف کردند بسیارے از
ایرانیان مسلمان شدند و زبان باعربی مخلوط شدہ خط ایرانی ہم منسوخ
و خط عربی یعنی کوفی و نسخ جائے آزا گرفت۔

س۔ مؤسس سلطنت سلسلہ سامانی کیست و چه کارہا کردہ است؟
ج۔ مؤسس سلسلہ سامانیان اسمعیل است کہ باو شاہے عادل و
عادل و بزرگ وار بودہ و از طرف خلفائے عباسی حکومت ماوراءالنہر
را داشت و در سال دولیت و ہفتاد و نہ ہجری با عمر ولایت صفاری
جنگ نمود و او را مغلوب کرد و دائرہ حکومتش وسعت یافت و مالک
خراسان سیستان بلخستان۔ ترکستان۔ رے۔ اصفہان گردید۔

س۔ قاچار یہ در کجا مسکن داشتند؟
ج۔ قاچار یہ طایفہ بودند ترک کہ ابتدا در اشتر آباد لغوز
پیدا کردہ بعد در صد و تحصیل تاج و تخت ایران برآمدند و فتح
علی خان و پسرش محمد حسن خان نیز جان خود را روے ایں خیال
گذاشتند ولی عاقبت آغا محمد خان بابین مقصود مائل گشت۔
س۔ آخرین بادشاہ قاچار یہ کیست و علت انقراض چیست؟

ج۔ آخر میں پادشاہ قاجاریہ احمد شاہ است کہ بواسطہ عدم لیاقت و کفایت بکار مملکت توجہ نہ داشت و روز بروز خرابی و ہرج و مرج می افزود تا موقعی کہ درارہ پابعلیش و غیرت مشغول بود مجلس شوری ملی او را از سلطنت غلع و بسلطنت صدوسی پنج سالہ قاجاریہ خاتمہ دادہ و حکومت موقتی را بہ رضا خان پہلوی واگذار و انتخاب سلطنت برائے مجلس موسس واگذار شد۔

س۔ پس از غلع احمد شاہ کے بسلطنت رسید ؟
ج۔ پس از یک ماہ و سنائندگان مجلس موسساں در مرکز حضور ہم رسانیدہ و بیاس زحمات و خدمات بے پایاں اعلیٰ حضرت رضا خان پہلوی سے سلطنت را با کثرت آراء مجلس مذکور با اعلیٰ حضرت ایشان تفویض گردید۔

س۔ مراسم تاجگذاری در چه تاریخ بعمل آمد ؟
ج۔ اعلیٰ حضرت پہلوی سے در بیست و پنجم آذر ماہ شمسی ۱۳۰۴ بہ تحت سلطنت جلوس نمود و بعد از دو ماہ دیگر والا حضرت شاپور محمد رضا فرزند خود را بولایت عمد سے منصوب و در چہارم اردی بہشت ۱۳۰۵ تا جگذاری نمود۔

انتخاب از روضہ حکم محمود طرزی

ثراپان، چه بود و چه شد

ثراپان مملکتی است در شرق اقصی و عبارت است از بعضی جزایر مجتہدہ مرکبہ کہ در بحر محیط کبیر شرقی و منتہائی شرق بر عقیدۂ افتادہ۔ قبل از چہل سال نامی و نشانی ازین مملکت بجز در صحایف بعضی تواریخ و در اوراق بعضی کتب جغرافی وجود نہود۔ اہالی این مملکت با دود و یوہنہ و از منہج تمدن یکبارہ بیکسو بودند۔ در حین جلوس بادشاہ کنونی بجز معدودے چند در تمام مملکت کسے بکنا بہت و قرأت آشنا نہود۔ عرابہ و آلات نقلیہ بجز عرابیہ مانے بارکش گاوے در آنمالک وسیع پیدا نمی شد۔ خوراک اہالی اکثر از حیفہ بودے و مدرسہ طاعت عبارت از مدرسہ ہائے کہنہ فرسودہ بود کہ تعلیم در انہا بجز از خصایص دین بت پرستی دیگر چیزے نہود۔ کثیلتہائے آنان از ساقۂ درختان بزرگ کہ جوف شانرا کاویدہ بودند و در نہر ہا و سواحل ہائے دریا کہ آبش کم بودے در گشت و گزار بودندے کار و مشغولیت

شان بجز سفک دماء ہدیگز و غضب و نوب مال یکدیگر و گر چیزے نبوو۔

ولی پس از جلوس این بادشاہ کنونی بدو سہ سال بناگماں از خواب غفلت بیدار شدند و بلاد خود را از چارو در میان دشمن بہ احاطہ دیدند بادشاہ عاقل این نکتہ مہم را درک نمودہ در صد و اصلاح حال ملک و ملت خویشین برآمد اول مجلس بسیار بزرگی از جمیع طبقات ملت خود منعقد ساخت۔ و خطبہ بسیار موثری برانان خواند۔ و احتیاجات و لوازمات ملک و ملت را یگانہ یگانہ برائے شان نمود حتی در اثنائے خطبہ از شدت تاثیر و کثرت تحسیر گلوگیر شدہ بگیریست۔ حضار مجلس نیز متاثر شدہ برائے گریستن گذاشتند۔ و ہمہ در آن مجلس ہمہ یکبارگی در خصوص پیشرفت علوم و فنون و صنایع مابین خود با ہمین دین خویشین سوگند یاد کردند۔ و از الوقت تا کنون کہ ہمہ از سی سال پیش نیست بجد و جہد ہر چہ تاثر برآبادی ملک خویش کوشیدند۔ و در فراہم آوردن۔ اسباب ترقی و تمدن و عمران بلدان خویش لحظہ کوتاہی نکردند۔ تا آنکہ امروزہ روز با دول متہدہ فرنگستان ہائے رقابت و ہم چیشی گذاشتند۔ و بلکہ برانہقوق و برتری ہم جستند

وازہمہ صنایع فرنگستان بے نیاز آمدند۔ کشتیہائے جنگی مانند کشتیہائے جنگی انگلیس آمادہ ساختند۔ وسی و پنجرار باب مدرسہ برائے آموختن علوم و فنون مختلفہ باز گردند کہ پیوستہ دران دو ملیون شاگرد برائے آموختن موجودند در صنایع و وقت کار از ہمہ فرنگان گویے سبقت ربودن۔

ہفت سال قبل ازین حکم دولتی صادر گردید کہ تا پنج سال ہمگی باید نوشتن و خواندن را بیاموزند۔ پس ہمہ بیکبار بتدریس و تعلم انہماک ورزیدند کہ اکنون در جمیع ژاپان عدد مردمان بے سواد نسبت شش در صد رسیدہ است۔

یکماہ قبل ازین امتیازات دولیہ را بالکلیہ از بیخ برکنده ہمہ بیگانگان را تا پنج قانون مملکت خود نمودند۔ دولت ایتالی درینخصوص ہرچہ احتجاج نمود بجائے نرسید۔ واردات شان اسال پچہل ملیون لیراے انگلیس بالغ گردید جمیع بلاد شان را بواسطہ راہ آہن بہدگیر پیوستند۔ لشکر شان در نظام و ترتیب با سپاہ بہترین دولے از فرنگستان پہلو پہ پہلو زدہ در میدان جنگ چابکی و چالاکی شازرا بتصدیق علمائے فن حرب فرنگستان برہانیان آشکارا ساختند۔

پار سال (۱) چهل و هشت هزار کتاب در علوم و فنون و صنایع
و غیره منطبق ساختند -

علاوہ برسد احتیاجات داخلہ مملکت اکثر مالک فرنگ
اکنون بہ استعہ و صنایع ایشان محتاج میباشند - دین شان
چون کیش بت پرستی بود و دیدند کہ این دین بکار شان نمی آید
بلکہ مایہ معطلی و مستوجب عدم ترقی شایست لاجرم علمائے
افاضل بہر دیارے فرستادہ کتب ادیان موجودہ را از تمام
ملی روی زمین گردآورند و اکنون نزدیکیست کہ یک شریعت
منتهی برائے خود شان اتمام نمایند -

زبان شان چون خیلی ثقیل و مانند سان لگ لگ بود
دیدند کہ این نیز سبب تقطیل ترقی و تقدم شایست لهذا
علمائے لغت شناس برائے جمع لغات با کثافت و اطراف عالم
فرستادہ لغت ہر قوم و گروہی را بدست آوردند - و لغت
را از آن میان برگزیدند کہ وارائے جمع لغات ستمندہ میباشند
و بواسطہ آن از نوشتن و نقل کردن جمیع لغات از ہر زبانیکہ
باشد بامراعات حدود و قواطع و مضارج نخواہند شد - رخت
و لباس خود شان را منہای آداب تمدن یافتند اشکال رخت

سلہ از پار سال مراد سال ۱۳۰۰ ہجریست کہ از اوقات تاجال ہزار ہا قدم پیشتر رفتہ اند -

والیہٗ جمیع ملل را جمع کرده از انہا طرز مخصوصی را برگزیدند۔
 آداب و اخلاق خودشان را پسندیدند پس قواعد مخصوصی
 برائے معاشرت یگانہ و بیگانہ برائے خود میساختند کہ کسے
 را با اختلاف مشرب و مذہب از خود آزرده نکنند۔ عدد
 روزنامہ ہائے سیاسی و اخبار نشان دو ہزار و دو صد عدد
 جریدہ ہائے علمی و فنی آٹھ ہشتصد عدد و چاپ خانہ و مطبعہ
 سی و دو ہزار عدد اطباء کے قانونی شہادت نامہ دار
 ہفتاد و دو ہزار عدد دایہ و حکیمہ سی و نہ ہزار عدد
 کشتیہائے جنگی و غیرہ چار صد و سی عدد لشکر منظم معلوم و حسین
 آسایش ہند ہزار و دو وقت جنگ ہر انچہ لازم شود
 چہ ہمہ لشکر اند و ہمہ آموختہ اند و ہمہ آزمودہ اند باری
 اگر سفروات ترقی و تمدن این ملت کوشش مند خرد پسند را
 خواہیم کہ بنگاریم بخوبی دانیم کہ نتوانیم آفرین بریں سخی و غیرت
 و شتابش بریں ہمت و حب وطنیت۔

حصہ دوم

نظم

انتخاب از بوستان سعدی

دیباچہ

بنام جهاندار جان آفرین ؎
خداوند بخشندہ و دستگیر
عزیزے کہ ہرگز درش سرتبافت
سربادشاہان گردن فراز
نہ گردن کشان را بگیرد بفرور
و گر خشم گیرد بگردار زشت
اگر با پدر جنگ جوید کسے
حکیم سخن بر زبان آفرین
کریم خطا بخش و پوزش پذیر
بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت
بدر گاہ او بر زمین نیاز
نہ عذر آوردان را براند بجور
چو باز آمدی باہر اور نوشت
پدر بیگمان خشم گیرد بے

وگر خویش راضی نباشد ز خویش
وگر بنده چایک نیاید بکار
وگر بر رفیقان نباشد شفیق
وگر ترک خدمت کند لشکری
ولیکن خداوند بالا و پست
چو پیکانگانش براند ز پیش
عزیزش ندارد خداوند گار
بفرسنگ بگریز دازد رفیق
شود شاه لشکرکش از وے بری
بعضیاں در رزق بر کس نه بست

در عدل و رائے و تدبیر جہان داری

نگنجد کر مہمائی حق در قیاس
خدا یا تو این شاه در ویش دوست
بے بر سر خلق پائیندہ دار
برو مند دار از درخت امید
براه تکلف مرو سعد یا
تو منزل شناسی و شہ راہ رو
چہ حاجت کہ نہ کر سی آسمان
گو پایہ عزت بر افلاک نہ
بطاعت بنہ چہرہ بر آستان
اگر بندہ سر برین در بنہ
چہ خدمت گزار در زبان سپاس
کہ آسائش خلق در ظل اوست
بتوفیق طاعت دلش زندہ دار
سرش سبز و رویش بر حمت سفید
اگر صدق داری بیار و بیا
تو حق گوے و خسر و حقائق شنو
نہی زیر پائے قزل ار سلاں
بگور وے اخلاص بر خاک نہ
کہ این است سر جادہ راستاں
کلاہ خداوندی از سر نہبہ

چو طاعت کنی لبس شاہی پوش
 کہ پرور دگارا تو انگر توئی
 نہ کشور خدایم نہ فرماند ہم
 چہ بر خیز و از دست و کردار من
 تو بر خیز و نیکی و ہم دسترس
 دعا کن بشب چوں گدایاں بسوز
 کمر بستہ گردن کشتاں بردرت
 ز بے بندگان را خداوند گار
 چو در ویش مخلص برآور خروش
 تو انائے در ویش پرور توئی
 یکے از گدایان این در گم
 مگر دست لطف شود یار من
 و گر نہ چہ خیر آید از من بکس
 اگر می کنی پاد شاہی بروز
 تو بر آستان عبادت سرت
 خداوند را بندہ حق گزار

حکایت

یکے دیدم از عرصہ رودبار
 چنان ہول زان حال بر نشست
 تبسم کنان دست بر لب گرفت
 تو ہم گردن از حکم داور پیچ
 چو خسرو بفرمان داور بود
 محاسن چوں دوست دارد ترا
 رہ این است روز طریقت متاب
 نصیحت کسے سود مند آیدش
 کہ پیش آدم بر پلنگے سوار
 کہ ترسیدم پایے رفتن بہ بست
 کہ سعدی مدار آنچه دیدی شکفت
 کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو هیچ
 خدایش نگهبان و یاور بود
 کہ در دست دشمن گزارد ترا
 بنہ گام و کاسیکہ خواہی بیاب
 کہ گفتار سعدی پسند آیدش

نیا ساید اندر دیار تو کس
 نیاید بنزدیک دانایند
 برو پاس درویش محتاج دار
 رعیت جو بخند و سلطان درخت
 کن تا توانی دل خلق ریش
 اگر جاده بایدت مستقیم
 گزند کسانش نیاید پسند
 و گرد در شربت معی این خوش نیست
 اگر پائے بندی رضا پیش گیر
 فراخی در آن مرز و کشور خواه
 ز مستکبران دلاور مترس
 و گر کشور آباد بیند بخواب
 خرابی و بدنامی آید ز جور
 رعیت نشاید به بیدار گشت
 مراعات دهقان کن از بهر خویش
 مروت نباشد بدی با کس

چو آسایش خویش خواهی و بس
 شبان خفته و گرگ در گوسفند
 که شاه از رعیت بود تاجدار
 درخت ای پسر باشد از بیج سخت
 و گر میگنی میگنی بیج خویش
 ره پار سایان امید است و بیم
 که ترسد که در ملکش آید گزند
 در آن کشور آسودگی بوی نیست
 و گر یک سواره سر خویش گیر
 که دلتنگ بینی رعیت ز شاه
 ازان کونترسد ز داور بترس
 که دارد دل اهل کشور خراب
 بزرگان رساند این سخن را بغور
 که مرسلطنت را پناهند و پشت
 که مزدور خوشدل کند کار پیش
 کز و نیگوی دیده باشی بس

حکایت

شنیدم که جمشید قرخ سرشت بهر چشمه بر بنگه نوشت
 بدین چشمه چوں مایه دم زدند برقتند چوں چشم بر هم زدند
 گرفتیم عالم ببردی و زور ولیکن نبردیم با خود بگور
 چو بر دشمنی با شدت دسترس مرغانش گویا همی غصه بس
 عدو زنده سرگشته پیراست به از خون او گشته درواست

حکایت

شنیدم که دارائے قرخ تبار ز لشکر جدا ماند روز شکار
 دواں آمدش گله بان به پیش شهنشه بر آورد تعلق زکیش
 بصحرادر از دشمنان دار باک که در خانه باشد گل از خار پاک
 بر آورد چوپان بدول خروش که دشمن نیم در هلاکم بکوش
 من آنم که اسپان شه پرورم بخندست درین مرغزار آورم
 ملک را دل رفته آمد بجای بخندید و گفت ای نکو دیده رانے
 زایاوری کرد قرخ سروش و گرنه زه آورده بودم بکوش
 نگهبان مرغی بخندید و گفت نصیحت زیاران نشاید نفست
 نند پیر محمود و رانے نکوست که دشمن نداند شهنشه زدوست

چنانست در متری شرط زلیست کہ ہر کترے را بدانی کہ کیست
 مرا بار باد در حضر دیدہ ۴ زخیل و چراگاہ پر سیدہ
 کنونت بہر آدم پیش باز بنیدانیم از بداندیش باز
 تو انم من اے نامور شہر یار کہ آسے بروں آرم از صد ہزار
 مرا گلہ بانی بعقل است ورائے تو ہم گلہ خویش داری بیائے
 دران وار ملک از خلل غم لود کہ تدبیر شاہ از شبان کم بود

حکایت

خبر یافت گردن کشے در عراق کہ میگفت مسکینے از زیر طاق
 تو ہم بر درے ہستی امیدوار پس امید بر در نشیناں بر آرد
 دل درد منداناں بر آور زبند کہ ہر گز نباشد دولت در دمند
 پریشانی خاطر داد خواہ بر اندازد از مملکت پادشاہ
 تو خفتہ خنک در حرم نیمروز غریب از بروں گو بگر مابسوز
 ستاندہ داد آں کس خداست کہ نتواند از پادشہ دادخواست

گفتار

مہازور بندی مکن بر کہاں کہ بر یک منطمی نماند جہاں
 سر پنچہ ناتواں بر پیچ ۴ کہ گردست یابد بر آید ہیچ

مہر گفت پائے مردم ز جہاے
 دل دوستان جمع بہتر کہ گنج
 میڈاز در پائے کار کسے
 تحمل کن اے ناتوان از قوی
 بہت بر آرزستیزندہ شور
 لب خشک مظلوم را گو محند
 بیانک دہل خواجہ بیدار گشت
 خورد کاروانی غم بار خویش
 گرفتہ کنز افتاد گاہ نیستی
 کہ عاجز شوی گرد آئی ز پائے
 خزانہ تنی بہ کہ مردم برنج
 کہ افتد کہ در پایش آفتی بسے
 کہ روزے توانا ترا زوے شوی
 کہ بازوے بہت بہ از دست زور
 کہ دندان ظالم بجواہند کند
 چہ داند شب پاساں جوں گزشت
 تسوز و دلش بر خریش ریش
 چو افتادہ بینی چہر الیستی

حکایت

یکے بر سر شاخ و بن می برید
 بگفتا گرایں مرد بد می کند
 نصیحت سخات است اگر بشنوی
 کہ فردا بد اور برد خسروے
 چو خواہی کہ فردا بدی مہتری
 کہ چون بگزر دہر تو ایں سلطنت
 کن پنچہ از ناتواناں بدار
 خداوند بساں نگہ کرد و دید
 نہ با من کہ بالفض خود می کند
 ضعیفان میفکن بگفت قوی
 گدائے کہ پیشت نیز د جوے
 لیکن دشمن خویشتن کہتری
 بگردد بکس آن گدا و است
 کہ گر بگفتند شوی شرمسار

که زشتست در چشم آزادگان بیفتادن از دست افتادگان
 بزرگان روشن دل نیک بخت بفرزانی تاج بردند تخت
 بد بناله راستان گنج مرو و گراست خواهی ز سعدی شنو

در معنی نکو کاری و بد کاری و عاقلان

نکو کار مردم نباشد بدش نور زد کسے بد که نیک آیدش
 شرانگیز بیم در سر شیر رود چو کژدم که با خانه گستر رود
 اگر لفتح کس در نهاد تو نیست چنین جوهر و سنگ خارا یک نیست
 غلط گفتیم ای یار شایسته خوے که لقصت در آهین و سنگ و رو
 چنین آدمی مرده به تنگ را که بروے فضیلت بود سنگ را
 نه هر آدمی زاده از دود به است که دوز آدمی زاده بد به است
 به است از دود انسان صاحب خرد نه انسان که در مردم افتد چو دود
 چو انسان نداند بجز خورد و خواب گدایش فضیلت بود برد و اب
 سوار گلوں بخت بے راه رو پیاده بر دزو بر فتن گرو
 کسے دانه نیک مردی نه کاشت گز و خرمن کام دل بر نداشت
 نه هر گز شنیدیم در عمر خویش که بد مرد را نیکی آمد به پیش

حکایت

شنیدم که از نیک مردی فقیر
 مگر بر زبانش حقّی رفته بود
 بزندان فرستادش از بارگاه
 زیاران یکے گفتش اندر نهفت
 رسانیدن امر حق طاعت است
 هماغه دم که در خیفه این راز رفت
 بخندید کوطن بیسوده برد
 غلامی بدرویش برد این پیام
 که دنیا بهین ساعتی نیست
 نه گردشگیری کنی خرمم
 تراگر سپاه است و فرمان و گنج
 تو گر کامرانی به فرمان و گنج
 بدر و ازه مرگ چوں در شویم
 منه دل بری دولت پنج روز
 نه پیش از تو پیش از تو انداختند
 چنان زی که ذکرت به تحسین کنند
 دل آزرده شد بادشاہ کبیر
 ز گردن کشتی بروی آشفته بود
 که زور آزمایست بازوی شاه
 مصالح نبود این سخن گفت گفت
 ز زندان نه ترسم که یک ساعت است
 حکایت گوش ملک باز رفت
 نداند که خواهد در آن جس مرود
 بگفتا بخم و بگو اے غلام
 غم و خرمی پیش در ویش نیست
 نه گر سر برمی در دل آید غم
 و گر من فرومانده وضع و رنج
 مرا اگر عیال است و حرمان و رنج
 یک هفته با هم برابر شویم
 تن خویش را با آتش بسوز
 به بیداد گردن جهان سوختند
 چو مردی نه بر گور لغزین کنند

نباید به رسم بد آئین نهاد
 که گویند لعنت بران کیس نهاد
 وگر سر بر آید خداوند زور
 نه زیرش کند عاقبت خاک گور
 بفرمود دل تنگ روع از جفا
 که بیرون کنندش زبان از قفا
 چنین گفت مرد حقائق شناس
 ازین هم که گفتی ندارم بر اس
 من از بے زبانی ندارم غم
 که دادم که ناگفته داند چه
 اگر بے زبانی برم درستم
 عوسی بود نوبت ماتمت
 گرت نیک روزی بود خامت

گفتار اندر نواختن بیتیاں و رحمت بر حالت ایشان

پدر مرده را سایه بر سر فلک
 غبارش بيفشا و خاکش بکن
 ندانی چه بودش فرمانده سخت
 بود تازه بے پنج هرگز درخت
 پوچینی پیتی سر انگده پیش
 بده بوسه بروی فرزند خویش
 یتیم آر بگریه که نازش خرد
 وگر خشم گیرد که بارش برود
 آلتا نگریه که عرش عظیم
 بلرزو همه چوں گریه یتیم
 بر رحمت بکن آتش از دیده پاک
 بشفقت بيفشا نش از چهره خاک
 اگر سایه خود برفت از سرش
 تو در سایه خویشین پرورش
 من انگه سر تا جور داشتم
 که سر در کنار پدر داشتم

اگر برو بودم نشسته گس
کنوں گر بزندان برندم اسیر
پریشان شدے خاطر چند کس
مرا باشد از دردِ طفلانِ خبر
که در طفلی از سر بر فتم پدر

حکایت در شمره نیکو کاری

کے دید در خواب صدرِ خجند
ہی گفت و در روضہ ہامی چمید
کہ خارے زپانے یتیمے بکت
کزان خار بر من چہ گلہا و مید
کہ رحمت بر بندت چو زحمت بری
کہ من سرورم دیگرے زیر دست
چو انعام کردی مشو خود پرست
اگر تیغ دورانش انداختست
چو بینی دعا گوے دولت ہزار
کہ چشم از تو دارند مردم بے
کرم خواندہ ام سیرت سروران
خداوند را شکر لغت گزاد
نہ تو چشم داری بدست کسے
غلط گفتم اخلاق پیغمبران

حکایت در اخلاق پیغمبران

شنیدم کہ یک ہفتہ ابن السبیل
ز فرخندہ خوئی نخوردے بگاہ
نیاید بہ مہمان سرائے خلیل
مگر بے لوائے در آید ز راہ
بر اطراف وادی نگہ کرد و دید
بدون رفت و ہر جا بنے بنگرید

بہ تنہا کیے دریا بیاں چو بید
 بہ دلداریش مر جائے بگفت
 کہ اے چشمائے مرا مرد مک
 نعم گفت و برجست و برداشت گام
 رقیبان مہمان سرائے خلیل
 بفرمود و ترتیب کردند خواں
 چو بسم اللہ آغاز کردند جمع
 چمن گفتش اے پیردیرینہ روز
 نہ شرط است وقتیکہ روزی خوری
 بگفتا نگیرم طریقت بدست
 بدانت چہ نیمبر نیک قال
 بخواری برآمدش چو پیگانہ دید
 سروش آمد از کردگار جلیل
 منش داوہ صد سالہ روزی و جاں
 گراومی برد پیش آتش سجود
 سرومولش از برف پیری سفید
 برسم کریاں صلائے بگفت
 کیے مردمی کن بناں و نمک
 کہ دانت خلقتش علیہ السلام
 بعزت نشانند پیر ذلیل
 نشستند و بر ہر طرف ہنگنان
 نیامد ز پیرش حدیث بہ سمع
 چو پیراں نئے بنیت صدق و سوز
 کہ نام خداوند روزی بری
 کہ بشنیدم از پیر آذر پرست
 کہ گبرست پیر تہ بودہ حال
 کہ منکر بود پیش پا کاں پلب
 بہ ہیبت ماست کناں کائے خلیل
 ترالفت آمد از ویک زمان
 تو بایں حیرامی بری دست جود

گفتار اندر احسان با صر دم نیک وید

گرہ بر سر بند احسان مزن کہ ایں زرق و شیدت و آن مکرو فن

زیاں می کند مرد تفسیر و ان که علم و ادب می فروشند بنان
 کجا عقل با شرع فتوے دهد که مرد خرد دین بد نیا دهد
 ولیکن تو بتاں که صاحب خرد از ارزان فروشاں بر عبت خرد

حکایت پدر ممسک و فرزند جوان مرد

یکے رفت و دنیا از و یادگار خلعت بود صاحب دله میوشیار
 نه چوں مسکاں دست بر زر گرفت چو آزادگاں دست از و برگرفت
 زور ویش جارا نمائندے برش مسافر به مہمان سرائے اندر ش
 دل خویش و بیگانہ خر سند کرد نہ ہچوں پدر سیم وزر بند کرد
 ملائت کنے گفتش اے بادوست بیک رہ پریشاں مکن ہرچہ هست
 بساے تو اں خرمن اند و ختن بیک دم نہ مردی بود سو ختن
 چو در تنگ دستی نداری شکیب نگہدار وقت فراخی حسیب

مثل

ہو دختر چہ خوش گفت بانوبے دہ کہ روز نوا برگ سحقی بنہ
 ہمہ وقت پر دار مشک و سبوسے کہ پیوستہ در وہ رواں نیست چوے
 بد نیا تو اں آخرت یافتن بزر پیچہ دیو بر تا فتن
 ز دست تھی بر نیاید امید بزر بر کنی چشم دیو سفید

و گر هر چه داری بکف بر نمی
گدایان بسی تو هرگز قوی نگردند و ترسم تو لاغر شوی

باز آدم بحکایت فرزند خلف

چو شماع خیر این حکایت گفت
پراگنده دل گشت از آن گفتگو
ز غیرت جوان مرد در ارگ بجفت
بر آشت و گفت ای پراگنده گو
مرا دستگا به که پیرامن است
نه ایشان به خست نمکدراشتند
بدستم بهقاد مال پدر تو
همان به که امروز مردم خورند
خور و پوش و بخشای و راحت را
برند از جها با خود اصحاب را
زیر نشت اکنون بد که کان نشت
به دنیا توانی که عقبه خرمی

حکایت اندر راحت رسانیدن بهسایگان

بزارید وقتی زنی پیش شو
بیا زار گندم فروشان گرا
که دیگر محزنان ز بقال کو
که این جو فروش است و گندم نما

نہ از مشتری کا ز وحام گس
 بدلداری آن مرد صاحب نیاز
 بہ امید مالکہ آن جا گرفت
 رہ نیک مرداں آزادہ گیر
 بچشائے کاناں کہ مرد حقد
 جواں مرد اگر راست خواہی ولی است
 بیک ہفتہ رویش ندیدست گس
 بزن گفت کاسے روشنائی بساز
 نہ مردی بود نفع از دوا گرفت
 چو استادہ دست افتادہ گیر
 خریدار دکان بے رونق اند
 کرم پیشہ شاہ مرداں علی ست

حکایت

شنیدم کہ مردے براہ حجاز
 چنان گرم نہ در طریق خداے
 باختر ز وسواس خاطر پریش
 بہ تلبیس ابلیس ورچاہ رفت
 گرش رحمت حق نہ دریافتے
 یکے ہالفت از غیب آواز داد
 پذیرا گر طاقتے کردہ بے
 باحسانے آسودہ کردن دے
 بہر خطوہ کردے دورکت نماز
 کہ خار مغیلاں بکندے زیادتے
 پسند آمدش در نظر کار خویش
 کہ نتوان ازین چو تبراہ رفت
 غورش سر از جادہ بر تافتے
 کہ اے نیک بخت مبارک نماو
 کہ نزدی بدین حضرت آوردہ
 بہ از الف رکعت بہر منزله

حکایت

بسر تنگ سلطان چنین گفت زن
بر و تا ز خوانت نصیب دهند
بگفتا بود مطبخ امروز سرو
زن از نا امید ی سر انداخت پیش
که سلطان ازین روزه کوئی چه خواست
خورنده که خیرش بر آید ز دوست
سلم کس را بود روزه داشت
و گر نه چه حاجت که رحمت بزی
خیالات نادان خلوت نشین
صفای ست در آب و آئینه نیز
که خیر اے مبارک در رزق زن
که فرزند گانت به سختی درند
که سلطان بشب بیت روزه کرد
همی گفت با خود دل فاقه ریش
که افطار او عید طفلان باست
به از صائم الدهر دنیا پرست
که در مانده را و ده نان چاشت
ز خود باز گیری و هم خود خوری
هم بر کند عاقبت کفر و دین
ولیکن صفارا بیاید میسر

حکایت در معنی احسان با خلق خدا

یکه در بیابان سگ تشنه یافت
کله دلو کرد آن پسندیده کیش
بخدمت میاں بست و باز و کشاد
نهر داد پیغمبر از حال مرد
برون از رفق در حیاتش یافت
چو جیل اندران بسته و ستار خویش
سگ نا توان را و می آب داد
که دا و رگنا مل او عفو کرد

الا گر جفاکاری اندیشه کن
 کسے با سگے نیکوئی گم نہ کرد
 کرم کن بران کت برآید ز دست
 گرت در بیابان نباشد چه
 به قنار ز در سجش کردن ز گنج
 برو هر کس بار در خورد زور
 تو با خلق نیک کن اے نیک بخت
 گراز پا در آید نماید اسیر
 به آزار فرماں مدہ بر رسی
 چو تمکین و جاہت بود بر دوام
 کہ افتد کہ با جاہ و تمکین شود
 نصیحت شنو مردم نیک بین
 خداوند خرم زیاں مے کند
 بترسد کہ لغت بہ مسکین دہد
 بسا زور مند کہ افتاد سخت
 دل زیر دستاں نباید شکست
 کرم پیشہ گیر و وفا پیشہ کن
 کجا گم شود خیر با نیک مرد
 همان بان در خیر بر کس نہ بست
 چراغ بنہ در زیارت گے
 نہ چندان کہ دنیا رے از دست رنج
 گران است پیش بلخ پائے مور
 کہ فردا نگردد خدا با تو سخت
 کہ افتادگان را بود دستگیر
 کہ باشد کہ افتد بفرماں دہی
 مکن روز بر مرد در ویش عام
 چو بیدق کہ ناگاہ فریز شود
 نباشد در و ہیچ دل گم کین
 کہ بر خوشہ چین سرگراں می کند
 وزان بار غم بردل ایں بند
 بس افتادہ را یاوری کرد بخت
 مباد کہ روزے شود زیر دست

حکایت

یکے سیرت نیک مرداں شنو اگر نیک مردی و پاکیزہ رو

کہ شبلی ز حالت گندم فروش
 نگہ کرد مورے دران غلہ دید
 ز رحمت برو شب نیارست خفت
 مروت نباشد کہ این موریش
 درون پراگندگان جمع دار
 چه خوش گفت فردوسی پاک زاد
 سیار مورے کہ دانہ کش است
 سیاہ اندرون باشد و سنگدل
 مزین بر سر ناتوان دست زور
 نہ بخشد بر حال پروانہ شمع
 گرفتہ ز ناتواناں تر بے ست

گفتار اندر جوان مروی و ثمرہ آن

بخش اے لیسر کا آدمی زادہ صید
 عدو را بہ الطاف گردن بہ بند
 چو دشمن کرم بیند و لطف وجود
 مکن بد کہ بد بینی از یار نیک
 چو بادوست و دشوار گیری و تنگ

با احسان توان کرد و حشی بقید
 کہ نتوان بریدن بہ تیغ این گند
 نیاید دگر خست از دور وجود
 نروید ز تخم بدی بار نیک
 نخواہد کہ بیند ترا نقش و رنگ

وگرخواجہ بادشمنان نیک خوست بسے بر نیاید کہ گردند دوست
 حکایت در معنی صید کردن دلها با احسان

برہ در یکے پیشم آمد جوان بہ تگ در پیش گوسفندے دوان
 بدو گفتم این ریسمان ست و بند کہ مے آر داند ریت گوسفند
 سبک طوق وز بخیر ازو باز کرد چپ و راست پوئیدن آغاز کرد
 برہ همچنان در پیش مے دوید کہ جو خورده بود از کف مرد و نوید
 چو باز آمد از عیش و بازی بجای مرادید و گفت اے خداوند راے
 نہ این ریسمان مے برد با منش کہ احسان کند لیست در گردنش
 بہ لطفے کہ دیدست پیل دمان نیارو ہے حملہ بر پیلبان
 بدان را نوازش کن اے نیک مرد کہ سگ پاس دار و چونان تو خورد

حکایت دختر حاکم در روزگار پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام

شنیدم کہ طے در زمان رسول نہ کرویم منشور ایماں قبول
 فرستاد لشکر بشیر و تندیر گرفتند از ایشان گروهی ایبر
 بفرستاد و گفتن بہ شمشیر کین کہ ناپاک بودند و ناپاک دین
 زینے گفت من دختر حاکمم بخوانند ازین نامور حاکم
 کرم کن بجای من اے محترم کہ مولای من بود ز اہل کرم

بفرمان پیغمبر پاک راے ۴
 دران قوم باقی نہادند تیغ
 بزاری بشیر زن گفت زن
 مروت بہ بنیم ربائی ز بند
 چہ گفت گریاں بر آواز طے
 بنحیدش آن قوم و دیگر عطا
 کشتا و نذر بخیرش از دست و پائے
 کہ راستند سیلاب خون بے دریغ
 مرا نیز با جملہ گردن بزن
 بہ تنہا و یار انم اندر کشت
 بہ سمع رسول آمد آواز وے
 کہ ہرگز نہ کرد اصل و گوہر خطا
 حکایت در آزاد مردی حاتم و ذکر پادشاہ اسلام

ز بنگاہ حاتم یکے پیر مرد
 ز راوی چنین یاد دارم خبر
 زن از خیمہ گفت این چو تدبیر بود
 شنید این سخن نام بردار طے
 گراو در خور حاجت خویش خواست
 چو حاتم بہ آزاد مردی دگر
 ابو بکر سعد آن کہ دست نوال
 رعیت پناہا دلت شاد باد
 سرافراز و این خاک فرخندہ بوم
 چو حاتم اگر نیستے فروے
 طلب دہ درم سنگ فانیز کرد
 کہ پیش فرستاد تنگ شکر
 ہماں ذہ درم حاجت پیر بود
 بخندید و گفت اے دلارام حے
 جو انمردی آل حاتم کہجاست
 زدوران گیتی نیاید مگر
 نہد ہمتش بر دہان سوال
 بہ سعت مسلمان آباد باد
 ز عدلت براقلیم یونان و روم
 نہر دے کس اندر جہاں نام طے

شنا ماند ازان نامور در کتاب
که حاتم بدان نام و آوازه خواست
ترا هم شنا ماند و هم ثواب
که حاتم بدان نام و آوازه خواست
ترا سعی و جفا از برای خداست
و صیت همین یک سخن بیش نیست
که چندان که همدت بود خیر کن
ز تو خیر ماند ز سدی سخن

حکایت در حلم پاوشا بهان

یکی را خرے در گل افتاده بود
بیابان و باران و سرما و سیل
ز سودا اش خون در دل افتاد بود
همه شب درین غصه تا با دد
فروشت ظلمت بر آفاق ذیل
نه دشمن برست از زبانش نه دوست
سقط گفت و نفرین و دشنام داد
نه سلطان که آن بوم و برزان او
به پنجه که بد به چو گان و گوے
نه صبر شنیدن نه روی جواب
شنید آن سخن های دور از صواب
که بر پشت ماجرا می شنید
نگه کرد سالار اقلیم و دید
که سوداے این برمن از بهر پست
تلک شرکیں در خشم بنگریت
که نگذاشت کس را نه دختر نه زن
خودش در بلا وید و خرد در محل
که گفت شایا به تیغش بر زن
فرو خور دشمن سخن های سرو
نگه کرد سلطان عالی محل
به پنجه بر حال مسکین مرد
زرش داد و اسب و قبا پوشتن
چه نیکو بود مهر در وقت کین

یکے گفتش اے پیر بے عقل و پوش عجب رستی از عقل گفتا خموش
اگر من بنا لیدم از درد و خویش وے انعام فرمود در خورد خویش
بدی را بدی سهل باشد جزا اگر مردی آجین الے سن آسا

حکایت توانگر سفلہ و درویش صاحب دل

شنیدم کہ معزور بے از کبرست
پہ گنجے فرو مانده بنشست مرد
شنیدش یکے مرد پوشیدہ چشم
فرو گفت و بگریست بر خاک کوے
بگفت اے فلان ترک آزار کن
بخلق و فریبش گریبان کشید
بر آسود و درویش روشن بناد
شب از زنگش قطرہ چنبے چکید
حکایت بشهر اندر افتاد و بچوش
شنید این سخن خواندہ سنگ دل
بگفتا حکایت کن اے نیک بخت
کہ بر کردت این شرح گیتی فروز
تو کو تہ نظر بودی و سست رائے

در خانہ بروے سائل بہ بست
جگر گرم و آہ از لف سینہ سپرد
بگفتا چہ در تابست آورد و خشم
جہائے گزان شخصش آمد بروے
یک امشب بنزد من افطار کن
بہ منزل در آوردش و خوان کشید
بگفت ایزدوت روستنائی دہاد
سحر دیدہ بر کرد و دنیا بدید
کہ بے دیدہ دیدہ بر کرد و دوش
کہ برگشت درویش از و تشنگ دل
کہ چوں سهل شد بر تو این کار سخت
بگفت اے ستم گارہ آشفقہ روز
کہ مشغول گشتی بہ چندان ہمائے

بروے سن این در کسے کرد باز کہ کردی تو بروے او در فراز
 اگر بوسہ بر خاک مردان زنی ببردی کہ پیش آیدت روشنی
 کسانے کہ پوشیدہ چشم دل اند ہمانا کزیں تو تیا غافل اند
 چو برگشتہ دولت ملامت شنید سر انگشت حسرت بدندان گزید
 کہ شہباز من صید دام تو شد مرا بود دولت بنام تو شد
 کسے چون بدست آورد جبرہ باز فرو بردہ چوں موش دندان باز

گفتار اندر دل داری خلقے تا برسد باہل و لے

اَلَا گر طلبگار اہل دلی ۴ ز خدمت مکن یک زمان غافل
 خورشیدہ بدرج و بک و حمام کہ یک روزت افتد ہائے بدام
 چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی امیدست ناگہ کہ صیدے کنی
 دُورے ہم بر آید ز چندین صدف ز صد چوبہ آید یکے بر ہدف

گفتار اندر نظر در صنع باری تعالیٰ

شب از بہر آسایش است در روز مہ روشن و مہر گیتی فروز
 سپہ از برائے تو فراش وار ہے گستر اند بساط بہار
 اگر باد و برف ست و باران و بچہ و گر زہد چو گان زند برق تیغ
 ہمہ کار و ارمان فرمان بر بند کہ تخم تو در خاک می پرورند

دگر تشنه مانی ز سستی مجوش
 ز خاک آورد رنگ و بوی و طعام
 غسل داد از نخل و تن از هوا
 همه نخلندان بجایند دست
 خور و ماه و پروین برائے تواند
 ز غارت گل آورد و از نافه مشک
 بدست خود چشم و ابرو نگاشت
 توانا که آن نازنین پرورد
 بجان گفت باید نفس بر نفس
 خدایا دلم خون شد و دیده ریش
 گلویم دد و دام و مور و سگ
 هنوزت سپاس اند که گفته اند
 برو سعد یادست و دفتر کشوی
 که سقائے ابر آب آرد بدوش
 تا شاگه دیده و مغزو کام
 رطب داد از نخل و نخل از نوا
 ز حیرت که تنگ چنین کس نه لبست
 قادر دل سقین سراسے تواند
 ز راز کان و برگ ترازو چوب خشک
 که محرم باغبار نتوان گذاشت
 به النوان لغت چنین پرورد
 که شکرش نه کار زبان ست و توان
 که می بینم انعامت از گفت بیش
 که فوج ملائک بر اوج خلک
 زیور هزاراں یکے گفته اند
 بر اے که پایاں ندارد و پھوسے

گفتار اندر عنایت شمر دن قوت جوانی پیش از ضعف پیری

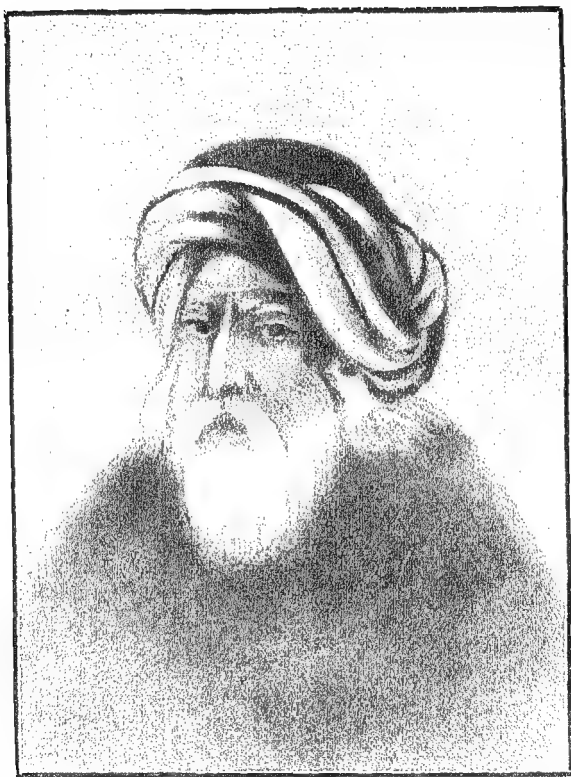
جوانا ره طاعت امروز گیر
 فراغ دلت هست و نیروی تن
 من این روز را قدر نشناختم
 که فردا جوانی نیاید ز پیر
 چو میدان فراخ ست گوی بزن
 بدانتم اکنون که در باختم

قصار روزگارے زمن در ر بود کہ ہر روزے ازوے شب قدر بود
 چه کوشش کند پیر خنر زیر بار تو میر و کہ بر باد پائی سوار
 شکستہ قدح گر بہ بندہ چست نیاورد خواهد بہائے درست
 کنون کا وفات بعفت زدست طریقے نذار و بجز بار بست
 کہ گفت بہ جیہوں در انداز تن چوں افتاد ہم دست و پائے زن
 بعفت بدادی زدست آب پاک چه چارہ کنون جز تیمم بخاک
 چو از چابکان درد ویدن گرد خبر دی ہم افتان و خیزان برو
 گر آن باد پایان بر قند تیز تو بے دست و پائے از نشستن بجز

انتخاب از شاهنامه فردوسی

نبرد رستم با سهراب

باوردگ رفت و نیزه گرفت ہی ماند از گفت مادر شکفت
 یکے تنگ میدان فرو ساختند بکو تاه نیزه ہی باختند
 مانند ایج بر نیزه بند و ستان بچپ باز بردند هر دو عنان
 بشیر بندی در آویختند ہیں ز آہن آتش فرو ریختند
 بزخم اندروں تیغ شد ریز ریز چه رزمے کہ پیدا کند ریشخیز
 گرفتند از آن پس عمود گران ہی کو فتنان بر ایں ایں بران
 ز نیرو عمود اندر آمد بخشم چمان باد پایاں و گردان و ژم
 ز اسپان فرو ریخت بر گستوان زره پاره شد بر میان گوان
 فرو ماند اسپ و دلاور ز کار یکے رانہ بدوست و بازو ش یار
 تن از خونے پر آب و دہاں پر زحاک زبان گشته از تشنگی چاک چاک
 یک از دیگر استاد آنگاہ دور پراز در دباب و پراز رنج پور
 بدل گفت رستم کہ ہر گز نہنگ ندیدم کہ آید بد نیسان بجنگ
 مرا خوار شد جنگ دیو پسید ز مروی شد امر و ز دل نا امید



فردوسي

ز دست یکے ناسپرده جهان
 بسیری رسانیدم از روزگار
 چو آسوده شد پاره هر دو مرد
 بزه بر نهادند هر دو کس
 زره بود خفتان و بر بسیار
 بهم تیر باران نمودند سخت
 غمیں شد دل هر دو از یکدگر
 تهنق اگر دست برد بنگ
 بزور از زمین کوه برداشته
 کمر بند شهرب را چاره کرد
 میان جوان را نه بد آگهی
 فرو داشت دست از کمر بند او
 دو شیر او زن از جنگ سیر آمدند
 دگر باره شهرب گرز گراں
 بزد گرز آورد کتفش بدر
 بخندید شهرب و گفت ای سوار
 بزیر اندرت رخس گوی خراست
 مرا حمت آید تو بر ز دل

نه گردے نه نام آورے از مہمان
 دو لشکر نظازہ بدیں کارزار
 ز آزار جنگ وز تنگ و نبرد
 یکے سالخورده دگر نو جوان
 ز کلک وز پیکاں نیامد زیان
 تو گوئی فرو ریخت برگ درخت
 گرفتند هر دو دوال کسہ
 بکندے سیر سنگ را روز جنگ
 گران سنگ را موم پنداشته
 کہ از زمین بجنباند اندر نبرد
 بماند از ہنر دست رستم تہی
 شگفتی فرو ماند از بند او
 تہہ گشتہ و خستہ دیر آمدند
 ز زمین بر کشید و بیفش و راں
 بہ پیچید و درد از دلیری بخورد
 بزخم دلیراں نہ پاندار
 دو دست سوا از ہمہ بد تراست
 کہ از خونت آشتہ گشتست گل

بدو گفت رستم که شد تیرہ روز
 بکشتی گیریم فسر دا پگاہ
 برقتند و روے هوا تیرہ گشت
 تو گفتی ز جنگش سرشت آسمان
 دیگر بارہ زیر اندرش آہن است
 شب تیرہ آمد سوے لشکرش
 کشتی گرفت رستم و سہراب و رہائی یافتن رستم از و بچارہ

چو خورشید رخشان بگستر و پر
 شہمن پو شد ہر سیاں
 بیاد بدان دشت آورد گاہ
 و زان روے سہراب با انجمن
 بہو ماں چنین گفت کال شیر مرد
 ز بالائے من نیست بالاش کم
 برو کتف و بالش ہماںند من
 ز پائے و رکیش ہی مہر من
 نشانہاے مادر سیاہم ہئی
 گمانے برم منکہ اورستم است
 سہ زان پرآں فرو برد سر
 نشست از براژدہاے دماں
 ہنادہ ز آہن بہ سر بر کلاہ
 ہیزم اندرون بود بار و وزن
 کہ با من ہمین گرد و اندر ہزد
 ہرزم اندرون دل ندارد دژم
 تو گوئی کہ دانندہ ہرزد رسن
 بچند بشرم آورد چہر من
 بدل نیز نختے بہت ہم ہی
 کہ چوں او نہرہ بکشتی کم است

نباید کہ من با پدر جنگجو
 زداوار گردم بے شرمناک
 نباشد امید سراے دگر و آء
 بدو گفت ہواں کہ در کار زار
 بدیں رخس ماند ہی رخس او
 پو شد سہراب خفتان رزم
 بیاد خروشان بدان دشت جنگ
 ز رستم بہر سید خنداں دولاب
 کہ شب چوں بدی روز چوں خفا
 ز کت بگفتن این تیرو شمشیر کین
 کشنیم ہر دو سپا دہ بہم
 بہ پیش ہماں دار پیمان کنیم
 ہماں تا کہ دیگر آید بہ رزم
 دل من ہی بر تو مہر آورد
 ہمانا کہ داری زگرہاں نژاد
 ز نام تو گردم بے جستجو
 ز من نام نہاں نباید ت کرد
 مگر پور دستانِ سام ملی

شوم خیرہ رو اندر آرم بدو
 سپہ روم از سرتیرہ خاک
 نباید کہ رزم آورم یا پدر
 رسید است رستم بہن چند بار
 ولیکن ندارد پئے و بخش او
 تیرش برز رزم و دلش برز رزم
 جنگ اندر ول گرزہ گاورنگ
 تو گفتی کہ با او بہم بود و شب
 بہ پیکار دل بر چہ آراستی
 بزین جنگ بیداو را بر زمین
 بہ مے تازہ داریم روئے درم
 دل از جنگ جستن پشیاں کنیم
 تو با من بسازو بیارے بزم
 ہی آب شرمم بہر آورد
 کنی پیش من گوہر خویش یاد
 نگفتند با من تو با من بگو
 چو گشتی تو با من کنوں ہم خبرد
 گزین نامور رستم ز ابلی و

بد و گشت رستم که اے نامجوے
 ز کشتی گرفتن سخن بود دوش
 بد و گشت سہراب کائے مرد پیر
 مرا آرزو بد کہ بر بستر
 اگر ہوش تو زیر دست نیست
 زاسپان جنگی فرود آمدند
 بہ بہشت بر سنگ اسب نبرد
 پوشیران بکشتی بر آویختند
 بزودست سہراب چوں پیل مست
 کمر بند رستم گرفت و کشید
 برستم در آویخت چوں پیل مست
 یکے لغزہ بر زد پر از خشم و کین
 نشست از بر سینہ پیلین
 بگردار شیریکہ بر گویہ نزد
 یکے خنجر آگہوں بر کشید
 نگہ کرد رستم با دواز گشت
 بہ سہراب گفت اے پیل شیر گیر
 و گر گونہ این باشد آئین ما

نگر دیم ہرگز چہیں گفتگوے
 نگیم فریب تو زین در کموش
 چرا نیست پندے سنت جا بپیر
 بر آید بہنگام ہوش از برت
 بفرمان یزداں بر آرم ز دست
 ہشیوار با کبر و خود آمدند
 بر فتنہ ہر دو رواں پر زد درد
 ز تنہا خوی و خون ہی ریختند
 پوشیرد مندہ ز جاد و بخت
 ز لبیں زور گفتی زیں بر درید
 بر آوردش از جائے و بہادست
 بزورستم شیر را بر زمین
 پر از خاک چنگال روی و دہن
 زند دست گور اندر آید لہر
 ہی خواست از تن سرش را برید
 کہ این را ز باید کشاد از نہفت
 کند افکن و گر زو شمشیر گیر
 جز این باشد آرایش دین ما

کسے کو بگشتی نبرد آورد ۴
 خشکین کہ پشتش نهد بر زمین
 اگر بار دیگرش زیر آورد
 روا باشد از سر کند زو جہا
 بدیں چارہ از چنگ نراژدہا
 دلیر و جوان سر بگفتار پیسہ
 یکے از دلیری دوم از زمان
 رہا کردش از دست و آندہ شد
 ہی کہ در تخیر یادش نبود
 چو رستم ز چنگ دے آزاد گشت
 خوامان بشد سوے آب رواں
 بخورد آب و روے و سرو و تن
 بز مزم بنالید بر بے نیاز
 شنیدم کہ رستم ز آغاز کار کو
 کہ گر سنگ را اولسر بر شدے
 از آن زور پیوستہ رنجور بود
 بنالید بر کردگار جہاں
 کہ بختے ز زورش ستاند ہی

سر مہترے زیر گرد آورد
 نبرد سرش گر چہ باشد یکیں
 با فکندش نام شیر آورد
 بدیں گونہ بر باشد آئین ما
 ہی خواست یابد ز کشتن رہا
 بداد و نبود آل سخن جایگیر
 سوم از جوان مردیش بگمان
 بدہشتے کہ بر پیشیش آہو گشت
 از آنکس کہ با او نبرد از سود
 بساں یکے کوہ پولاد گشت
 چو جاں رفته گویا بیاد رواں
 بہ پیش جہاں آفریں شد نخست
 نیایش ہی کرد تر چارہ ساز
 چنان یافت نیرو ز پروردگار
 ہی ہر دو پایش بدو در شدے
 دل او از آن آرزو دور بود
 ہزار ہی آرزو کرد آن
 کہ رفتن برہ بر تواند ہی ۵

بد انسان کہ از پاک یزدان بخواست
 چو باز آچنان کار پیش آمدش
 یہ یزدان بنالید کائے کردگار
 ہماں زور خواہم کز آغاز کار
 بد و باز داد آچنان کش بخواست
 وز آن آب خورشید بجائے نبرد
 ہمی تاخت سہراب چوں سیل مست
 گرازان و چوں شیر لغرہ زنان
 براں گو نہ رستم چو او را بدید
 ز سیکارش انداز با بر گرفت
 چو سہراب باز آمد اورا بدید
 چو نزدیک تر شد بد و بگرید
 چنین گفت کائے رستہ از چنگ شیر
 چرا آمدی باز پیشم بگوئے
 ہمانا کہ از جان تو سیر آمدی
 دوبارت اماں دادم از کارزار
 چنین داد پاسخ بد و پلین
 نگویند زینگو نہ مردان مرد
 زیر دے آن کوہ پیکر بکاست
 دل از بیم سہراب ریش آمدش
 بدیں کار این بندہ را پاسدار
 مراد آدمی اے پاک پروردگار
 بیغزوہ و در تن ہر آنچش بکاست
 پر اندیشہ بودش دل و رو زرد
 کند بیازو کمانے بدست
 سمندش جہان و جہاں را کمان
 عجب مامد و روئے ہی بگرید
 غمیں گشت وز و ماند اندر شکفت
 ز باد جوانی دلش بردمید
 مراورا بدان فرواں زور دید
 چرا آمدی باز نزد دم دلیر
 سوئے راستی خود نداری تو روئے
 کہ در جنگ شیراں دلیر آمدی
 بہ پیریت بخشیدم اے نامدار
 کہ اے نامور گرد لشکر شکن
 ہمانا جوانی ترا غرہ کرد

بہ بینی کز این پیر مرد دلیر پہ آید بروے تو اے ترہ شیر

کشتہ شدن سُہراب بدستِ رستم

وگر بارہ اسپاں بہ بستند سخت بسر بر ہی گشت بدخواہ بخت
 بکشتی گرفتن نہادند سر گرفتند ہر دو دواں کمر
 غنیں گشت رستم بیازید چنگ گرفت اں سرو بال جنگی پلنگ
 خم آورد پشت دلاور جوان زمانہ سر آمد نبودش تو اں
 زدش بر زمین بر بکر دار شیر بدایست گو ہم نہاند بزیر
 سبک تیغ تیز از سیاں بر کشید بر پور بیدار دل بر درید
 بہ پیچید از اُن پس یکے آہ کرد ز نیک و بد اندیشہ کوتاہ کرد
 بدو گفت کاین بر من از من رسید زمانہ بدست تو دادم کلید
 نشان داد مادر مرا از پدر ز مہر اندر آمد روانم بسر
 ہی جستش تا بہ بینش رو چنیں جان بدادم دریں آرزو
 درینا کہ رنجم بیامد بسر ندیدم دریں ہیچ روے پدر
 کنون گر تو در آب ما ہی شوی ویا چوں شب اندر سیا ہی شوی
 وگر چوں ستارہ شوی بر سپہر بپری ز روئے زمین پاک مہر
 بخوابد ہم از تو پدر کین من چو بیند کہ خشت است بالین من
 از اُن ناداران گردن کشان گسے ہم برو سوے رستم نشان

کہ سہراب گشت است و افکندہ نور
 چو بشنید رستم سرش خیرہ گشت
 ہی بے تن و تاب و بے توش گشت
 پیرسید از آن پس کہ آمد ہوش
 بگو تا چہ داری زرستم نشان
 کہ رستم منم کم بانا و نام
 بزد لغرہ و خوش آمد بجوش
 چو سہراب رستم بد انسان بدید
 بدو گفت گر زانکہ رستم توئی
 زہر گو نہ بودم ترا رہنما
 کنون بند بکشائے از جو شتم
 بیازوم بر مہرہ خود نگر
 چو ہر خاست آواز کوس از درم
 ہی جانش از رفتن من بخت
 مرا گفت کاین از پدر یادگار
 کنون کارگر شد کہ پیکار گشت
 چو بکشاد خفتان و آن مہرہ دید
 ہی گفت کائے کشتہ بردست من

ہی خواست کردن ترا خواستار
 جہاں پیش چشم اندرش تیرہ گشت
 بیفتاد از پائے و بیہوش گشت
 بدو گفت بانالہ و با خروش
 کہ کم باد نامیش ز گردن کشان
 نشیناد بر ماتم پور سام
 ہی کند موسی و ہمیزد خروش
 بیفتاد و ہوش از سرش بر پرید
 بکشتی مرا خیرہ بر بد خوئی
 بجنید یک ذرہ مہرہ ز جائے
 بر ہنہ بہ ہیں این تن رو شتم
 بہ ہیں تا چہ دید این پسر از پدر
 بیاد پر از خون و ورخ مادرم
 یکے مہرہ بر بازوے من بہ بست
 پدر و بہ ہیں تا کہ آید بکار
 پسر پیش چشم پدر خوار گشت
 ہی جامہ بر خویش تن بر درید
 دلیر و ستودہ بہ سہرا بختن

ہی رنجت خون وہی کند موے سرش پر ز خاک و پیر از آب روے
 بدو گفت سہراب کیس بدتر لیت باپ دو دیدہ نباید گریست
 ازین خولیشتن کشتن اکنون چه سود چنین رفت و این بودنی کار بود
 بے روز را دادہ بودم نوید لیے کردہ بودم زہر در امید
 بگفتم اگر زندہ بینم پدر کو بگیتی منم یکے تا جور
 چه دانستم اے پہلوے نامور کہ باشد روانم بدست پدر
 درین دژ دلیرے بندہ مست گر فگار خم کند مست
 بے زو نشان تو پرسیدہ ام ہمہ بد خیال تو در دیدہ ام
 جز آن بود یکسر سخنائے او از و باز ماندہ تی جائے او
 چو گشتم ز گفزار او نا امید شدم لاجرم تیرہ روز سفید
 نشانے کہ بد دادہ مادر مرا بدیدم نہ بد دیدہ باور مرا
 چنینم نوشتہ بد اختر بسر کہ من کشتہ گردم بدست پدر
 چو برق آمدم رفتم اکنون چو باد بینو مگر بنیت باز شاد

انتخاب از کلیات شیخ علی حزمین

در صفت مملکت بهشت نشان ایران

بهشت برین ست ایران زمین
 بهشت برین باد جاں را وطن
 بود تا با فلک تا بنده بود
 کس کو به بنیش بود دیده و
 زمین سرخوش از ابرنیشان اوست
 دماغ خرد از هوایش پرست
 نظر در تماشاے آن بوم و بر
 هوایش مے ناب هشیار دل
 خرد بزد لے گر بویرانه اش
 کهن قلعه اش چو حصن فلک
 سوادش بود دیده روزگار
 گراز خرنالد گیهای کم است
 فریدون یک از خوشه چینان او

بسیطش سلیمان شان را نگین
 مبادا نگین در کهنه اهرمن
 ز بوم و برش چشم بد باد دور
 جهان را صدف داند ایران گهر
 گهر خاک ریگ بیابان اوست
 نیم چشمه ساران او کوثر است
 بود چشم یعقوب و روستای پسر
 کبابش غزالان چین و چگل
 کند دلدی خاک مردانه اش
 کبوتر مثلان به برکش ملک
 یک از خانه زاداں او نوبهار
 که اصطخر او تختگاه جم است
 سلیمان هم از خوش نشینان اوست

بود لرزه در کشور روم و روس ز روزیکه می کوفت کاؤس کوس
 کبکس کاخش ایوان کینسر و لیت کیس طاق او غرق کسر و لیت
 دهن بے ستونش زفر باد یاد و هان کار پرواز عشق اوستاد
 بود غنچه لاله در حساب و بد امان الوند او آفتاب
 دهن جوے شیرش ز شیرین نشان شکر خیز خاکش بود اصفهان

در توصیف دارالسلطنت اصفهان

گرامی ترین عضو انسان دل است سواد جهان را صفایان دل است
 سمبر ز سیمش به مینو زند و اسایش با فلاک پهلوزند
 شام از شیمش مروح نشان نمیش بفر دوس دامن نشان
 یک از دل افتاد گالش حرم ز گلخن نشینان کولیش ارم
 ز خاکش نخیزد غبار خطی که از سبزه دارد بهار خطی
 گذشت ست هر برج اوز آسمان چو ستانه میخانه بس سرگراں
 دران باره نظاره ماند زنگ فرازش سماک و نشیش سمک
 حصارے بود در حصارش سپهر یک ذره در عرصه اش ماه و مهر
 بدیده اگر سد زاینده رود سکندر خجل از سد خویش بود
 اگر تر کند خضر از ان آب لب سکندر کند در دل خاک شب
 پیش کجه پیامے پایسند گیت که هر چشمه اش چشمه زندگی است

طرب خیز خاکش رواں پرورد
 بہر کوچہ او دو صد کشورست
 ز خاک رہش سرمہ مردمک
 تماشاخانے ہر قصر عالیجناب
 بہر کلبہ ہر حجرہ و ہر رواق
 بچشیکہ سر و ش بود جلوہ گر
 گلش چوں بہار تماشا شود
 پیارش کہ چوں صوفیاں ست مست
 ز تر میوہ ہائے لطافت شست
 جہان جوست آن خاک فیروزمند
 بہر گام او سلسبیلے سبیل
 اساتش نگرود ز دوران خراب
 ہوایش سیما و ماں پرورد
 کہ شہرے بہر خانہ او درست
 رو دیدہ روشنان فلک
 فلندہ کلاہ از سر آفتاب
 ہوزونی و دلپذیریت طاق
 ز بالا بلند ان بیوشد نظر
 تماشا بعد شیوہ شیدا شود
 فشانند بکونین از وجد دست
 بباعش تو ان یافت کام از بہشت
 بود مصرور ہر دہش شہر بند
 بجا خشک ماند از ان خاک نیل
 گرفت ست گل عدل و دادش در لب

در صفت خاموشی گوید

ترا تا نباشد گرامیائی
 نداری زبان سخن گسری
 بگزار ضایع مکن خویش را
 حذرین را چہ گفتار در شان بست
 بہ از خاموشی نیست پیرائی
 چرا مستمع را جگر مے خوری
 مشوراں دل حکمت اندیش را
 سخن کار کلک زبان داں لبست

خمش کن کہ گوہر شناسندہ نیست بہائے خذف ریزہ و در کیست
 سرانیدہ خواہد نیو شدہ تو بہودہ تا چند کوشندہ
 ز داندہ کم گفتن اکنون نکوست جہاں پر زندان بسیار گوست
 گذشتند یاران معنی گراے چور ہر ونہ بینی مجنباں در اے
 نہفتن سخن را ز نا بجز دان
 صوابست کمشائے بیجا زبان

انتخاب از منو مولانا روم

اخلاص عمل

از علی اسوز اخلاص عمل شیر حق را دان مٹہ از دغل
 در عزابر پہلوانے دست یافت زود شمشیری بر آورد و شتافت
 تاجدار کرد اندش سر از بدن اوز غصہ زد بر و آب دین
 چوں خوی انداخت بر روی علی افتخار ہر بنی و ہر ولی
 ذوالفقار انداخت از دست و دست ترک قلمش کرد و شہ از ذوق دست
 گشت حیران آن مبارز زین عمل از نمودن عفو و رحمت بیمیل
 گفت بر من تیغ تیز افراشتی از چہ انگدی چرا بگذاشتی

گفت من تیغ از پے حق میزنم بنده حقم نه مامور تسم
شیر حقم نیستم شیر هوا فعل من بردین من باشد گوا

انتخاب از مشنوی تحفه الاحرار ملا عبد الرحمن جامی

محویت

شیر خدا شاه ولایت علی	صیقل شرک خفی و جلی
روز احد چون صفیجا گرفت	تیر مخالف به تمش جا گرفت
غنچه پیکان نه گل او نفقت	صد گل راحت ز گل او شکفت
روے عبادت سوے محراب کرد	پشت بر او بر سر اصحاب کرد
خنجر الماس چو بیند آختند	چاک به تن شکل گل انداختند
غرق بخون غنچه زنگار گون	آمد ازان گلشن رخشان برون
گلگل خوشش بمصلا چکید	گفت چو فارغ ز نماز آن بدید
این همه گل حبیبیت ته پائے من	ساخته گلزار مصلاے من
صورت حالش چو شود بدر باز	گفت که سو گند بدانایے راز
کز الم زخم ندارم خبر	گر چه ز من نیست خبر دار تر
طائر من سدره نشین شد چه پاک	گر چه شدم تن چو قفس چاک چاک
جامی از لالش تن پاک شو	در قدم پاک رواں خاک شو

انتخاب از منظومات جدید ایران

تشویق علم

هر آنکوار دل و جان ساعی فن و هنر گردد
 باندک فرصتی از علم و عرفان بهره ور گردد
 نهال قاستی که خور د آب از چشمه عرفان
 یقین در عرصه گیتی چو نخل پر ثمر گردد
 هر آن طفله سعادت مند شامل در سمارقند
 بود آنکه او بهتر و با مثل پدر گردد
 تو اے ابن وطن این کیسای علم حاصل کن
 که از وے این مس قلب وجودت همچو زر گردد
 نشان نخل سبز در مزرع دل اے عزیز من
 که تا او سایه انگن در وطن بانج و بر گردد
 جهالت خنطه باشد بکن از مزرعت دورش
 نشان نخل سبز که دی دبانت پر شکر گردد
 صفا از صیقل عرفان نازک جهالت را
 که لوح سینه ات را نوار ایمان بشیر گردد
 باب معرفت جانا اگر دایم وضو سازی
 به پیش خلق عالم حسن خلقت خوب تر گردد

کے رادر جہاں گر بہرہ از علم و حکمت نیست
 چو حیوان باشد او کز وصف انسان دور گرد
 باصلاح وطن ہر کو بخواند نسخہ دانش
 گماں کے می برم او باخبر از خیر و شر گرد
 باخبار وطن دایم عفو و رمی لشکر کن شعرت
 مگر روزے قبول خاطر اہل نظر گرد

حسن اخلاق

اے برادر نکستہ بیگو میت گیرش بگوش
 بار یاد طاعت مکن کز ایس عبادت بہتر
 گر تزار بچے رسد یا غم رضادہ بر قضا
 شکر گو بر نعمت ایماں و بر رزق حلال
 چشم خود را پوش از عیب و گناہ مردمان
 حاجت خود را چو آرد با تو کس بہر خدا
 باش یکشادہ چین و نیک خلق و جو دگیش
 وعدہ چیزے مکن با کس چو کردی لاجرم
 چون روی در صفحہ اندر مقام خود نشین
 دور باش از مردم گندم نمائے جو فروش
 بر در حق تو بہ و عجز و نیاز می فروش
 نفع نبود گر کنی ہر چند فریاد و خر و ش
 رزق رادر راہ حق چیزے بدہ چیز بگوش
 تا ترا بخشد خداے جرم بخش عیب پوش
 و را دے حاجتس با قدرتت باشد بگوش
 خاصہ با حباب دائم نمکسار و گرم جوش
 چون تازہ فرض کش بار و فالش را بدوش
 تا پیرسد از تو کس باش از سخنگوی خموش

گر دچار جاہلی گردی سلامش گوی دلس
ہرچہ گوید در جواب حرف او ساز گویش
بگذر دامن فراہم کردہ از آب و لجن
ہر کہ آید ور دگارش دادہ باشد عقل و ہوش
ہر کہ اشیر احمد اتوفیق حق باشد نصیب
ایں نصیحت میرسد گوش دلش را از سر و

سہ برادر

ماسہ گلچہر و سرو قد پسریم
مازیک مادر و زیک پدریم
بیل نغمہ خوان یک گلشن
نوگل شاخسار یک شجریم
گلشن حسن را مبین گلبن
شجر عشق را بہین شمریم
ہر کیے بیوہ دل مادر
ہر کیے نور دیدہ پدریم
ماہ تابان آسمان ادب
شمع رخشان محفل ہنریم
گرچہ استادہ ایم پھلوی ہم
روز پیکار پشت یکدگریم
این بششیر و آن نبوک قلم
مصدر کار و منشاء اثریم
چوں ثریا گسی بجایہ مقیم
گاہ چوں آفتاب در سفریم
چشم زخم زمانہ دور از ما
ماہ رفیت و قناب آئیم
ماہ دست ہنر سہ انگشتیم
ایں سیان چوں ستارہ سحریم
دھن خصم را کیے شستیم

ترانہ وطن

سر سبز کن از سنی تو سحرے وطن را اگر میطلبی صورت زیباے وطن را
 امروز بکن خدمت فردے وطن را از فکر مکن دور تو سودے وطن را
 زیرا وطن چشم بکر دار تو دارد
 دارد بے امید چو غمخوار تو دارد
 بہبودی این خاک معلق بہن و تست آبادی وے جملہ معلق بہن و تست
 آرے کہ ہمیں حرف محقق بہن و تست بار خست اگر گشت موفق بہن و تست
 چوں باعث آبادی اینجاسن و توئم
 باید کہ رہ خوبی اورا ہمہ جوئیم
 اختیار نگر باب فنون جملہ کشودند کشف ہم و غار بسی اشیاء بنودند
 ظاہر ز ہمہ گوے سعادت بر بودند بنگر کہ چہ کہ دند چہ آخر بنودند
 از کوشش خود طاہر ہوا جملہ پریدند
 رفتند بسر منزل مقصود رسیدند
 گلزار کن از کوشش خود خاک وطن را شہرہ پیش بہار وے چین را
 آور تو میان وطن صنعت و فن را گویم شنو از من تو ہمیں جملہ سخن را
 بر سر تو خیال رہ بہبود وطن کن
 از بہر وطن کار تو چو اہل زمین کن

آفتاب عالمتاب

صبح شد. خواهد برآمد آفتاب
 نیز در جائے بلندے کن قیام
 کن نگہ در گنبد نیلو فری
 رو بمشرق ساعتے استادہ باش
 اولایک گوے زرین سرزند
 اندک اندک پرضیاگرد دجہاں
 لطفنا بر خاک ظلمانی کند
 گلبن وزرع و نخیل و مرغزار
 گر بتابد آفتاب پرضیب
 بسکہ آفتادست از مادور تر
 چون زمیں طوفے کند برگرداں
 چرخ دیگر می زند بر خور زمین
 تو ہی بینی کہ پوید آفتاب
 دیدہ سیال و بیگن رخت خواب
 بر فراز کوکے یا طراف بام
 تا تماشا شائے غریبے بگری
 جلوہ خورشید را آمادہ باش
 بعد از ان خط شعاع در زند
 بر دبحر و کوہ و دشت و آسمان
 روشنی و گرمی از زانی کند
 ہر یکے از فیض او پر برگ بار
 نئے پر کاہے بیابی نئے گی
 قرص خور کو چاک نماید در نظر
 عرصہ سالے ہیگر دو عیاں
 تا دید آید شب و روزے چنین
 فہم کن خود و اثر گوں است ایسباب

رباعیات

شیخ علی حزمین

یاراے زبان کو کہ شنائے تو کنم تو صیف کمال کبریاے تو کنم
چیزے بہ بساط ماتہیدستان نیست جانے کہ تو دادہ خدائے تو کنم

نظری

صبح است خروش ببلبلان می آید بر خیز کہ سنگ در فغاں می آید
این ناله مرغان سحر پیغام است کہ بیداراں بختگان می آید
امامی خلجانی

با خلق خدا سخن بشیرینی کن اظهار نیاز و عجز و مسکینی کن
تا بر سر دیدہ جاودہندت مردم چون مردم دیدہ ترک خود بینی کن

مبتین

گر بہر قاہ فلق کوشی مردی در جوش غضب گر خروشی مردی
مردی نہ بود پوشش خفتان در جنگ عیب دگران اگر بهوشی مردی

سعدی

از دست مدہ صورت احسان پدر تا بر خوری از عمر ز فرمان پدر
جان پدرت دران جهان می گوید ز نثار کن خلاف اے جان پدر



عہد خیام

عمر ختمیام

(۱)

بیگانه اگر وفا کند خویش من است ورنه خویش جفا کند بداندیش من است
گر ز هر موافقت کند تریاق است ورنه خویش مخالفت کند نیش من است

(۲)

گر روی زمین بجلد اباد کنی چندان نبود که خاطرے شاد کنی
گر بنده کنی بلطف آزاد کنی بهتر که هزار بنده آزاد کنی

(۳)

من بنده عاصم رضای تو کجا هستم؟ تاریک دلم نور صفای تو کجا است؟
مارا تو بهشت اگر بطاعت بخشی این مزد بود لطف و عطاے تو کجا؟



کاغذ کتاب $۲۸ \times ۲۰ = ۲۰ \times ۳۰$ پونڈ و ہائیڈرینٹنگ
 کاغذ کور $۲۰ \times ۳۰ = ۲۰ \times ۲۰$ پونڈ

باہتمام پبلٹیشن سمرنا تھ بھارگو۔ اسٹینڈرڈ پریس آلہ آباد میں چھپا

CALL No. { 191550L } ACC. No. 14210
 AUTHOR _____
 TITLE نصیب فارسی

191550L
 14210
 نصیب فارسی

Date	No.	Date	No.



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

